

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 15 جنوری 2013ء بمطابق 02 ربیع  
الاول 1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجے پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، کرامت اللہ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ  
أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِيصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ  
لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔  
(ترجمہ): خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ  
ملے گا برے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے  
مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے  
پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے  
گناہوں سے درگزر کرو اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب  
فرما۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ گلہت یا سمین اور کزنی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ودریبرہ دا یو پروسیجر دے، دا بہ لہر 'فالو' کوؤ، د لس شلو منتیو کوئسچنز دی، دا وکری نوبس بیا ستاسو ہاؤس دے چہ خنگہ مو خوبنہ وی بیا وایئ جی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Question`s Hour': Abdul Sattar Khan, not present.  
Mohtarama Noor Sahar Sahiba, not present.

محترمہ نور سحر: سر، زہ خو ناستہ یم۔

(تمہے)

جناب سپیکر: سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 130۔

Mr. Speaker: Satisfied?

محترمہ نور سحر: نہیں سر۔ سر، اس میں سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: پھر اور باتیں کیسے کروگی؟

محترمہ نور سحر: نہیں سر، میرا کونکھن ہے تو اس کو پینڈنگ کر دیں، میری ریکویسٹ پر پینڈنگ کر دیں۔

Mr. Speaker: Ji, kept pending, pending.

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان چمکنی، سوال نمبر؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زما سوال نمبر 100 دے خو سر، ورسرہ Next Question ہم دے، ہغہ ہم دغہ دے خودا دوہ تائمہ کبھی مو داخل کرے وو جی سوال نمبر 101۔ پہ ہغی کبھی سر، منسٹر صاحب د ہغی نہ پس، د دہ سوالونو نہ پس پہ دیکبھی ایکشن اخستے دے جی او دا کوم مقصد وو، ہغہ ہم پورہ شوے دے جی نوزہ Withdraw کوم جی دوارہ سوالونہ۔

Mr. Speaker: Okay, thank you. 100 and 101 satisfied, 101 also satisfied.

جناب سپیکر: جی مفتی سید جانان۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

جناب سپیکر: سوال نمبر؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر 102۔

جناب سپیکر: جی۔

\* 102 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا کے مختلف علاقوں میں کونلہ اور دیگر قیمتی مٹی کے ذخائر موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ذخائر کو لیز دیکھنے پر دینے کے قوانین موجود ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز لیز ہولڈر بیک وقت کتنا راج فٹ زمین لیز پر لے سکتا ہے؛

(ii) لیز پر دی گئی زمین، جگہ اور لیز ہولڈر کا نام و پتہ کی مکمل تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز جن لیز ہولڈروں کے پاس مقرر شدہ مقدار سے زائد زمین موجود ہے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، مدنی ترقی و فنی تعلیم): (الف) ہاں۔

(ب) (i) صوبہ خیبر پختونخوا میں کونلہ اور دیگر قیمتی مٹی کے ذخائر موجود ہیں۔ مزید کسی بھی لیز ہولڈر کیساتھ زائد رقبہ نہیں ہے۔ مائننگ کنسیشن رولز 2005 اور طریقہ کار 2009 کے مطابق 200 ایکڑ تک رقبہ لیز پر دیا جاتا ہے۔ طریقہ کار 2009 سے پہلے رقبہ تقریباً 1235 ایکڑ لیز پر دیا جاتا تھا۔

(ii) کونلہ: کونلہ ایک قیمتی صنعتی معدن ہے جو صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع ہنگو، کوہاٹ، کرک، ایبٹ آباد، مانسہرہ اور پشاور میں وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ مائننگ کنسیشن رولز 2005 کے تحت تقریباً 104 لیزز گرانٹ ہو چکے ہیں۔

قیمتی مٹی: قیمتی مٹی مثلاً سینٹونائٹ، فائر کیک، شیل کیک، مارل اور چائنہ کیک صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع پشاور، ڈی آئی خان اور ایبٹ آباد میں پائے جاتے ہیں۔ مائننگ کنسیشن رولز 2005 کے تحت تقریباً 34 لیزز گرانٹ ہو چکے ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: پہ دیکھنی جی زما یو سپلیمنٹری دوہ سوالونہ دی جی۔ دی خائے

کبھی دوئی ما تہ، مونبرہ جی پہ سوال کبھی غوبنتی دی پہ (ب) جز کبھی چھی اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ذخائر کو لیز اور ٹھیکہ دینے پر قوانین موجود ہیں،

تفصیل فراہم کی جائے، نیز لیز ہولڈر بیک وقت کتنا راج فٹ زمین لیز پر لے سکتا ہے؟ دوئی سر، جواب کنبہ ما تہ لیکلی دی چہ سن 2009 کے مطابق 200 ایکڑ رقبہ لیز پر دیا جاتا ہے، طریقہ کار 2009 سے پہلے رقبہ تقریباً 1235 ایکڑ لیز پر دیا جاتا تھا۔ دا جی کہ تاسو وگورئی کنہ، بلال مائیننگ کمپنی صفحہ نمبر 7 او سیریل نمبر 2، دا چہ دوئی چا تہ ورکری دی، دا پہ 2002-04-24 کنبہ ورکری دہ، 1232 ایکڑ زمکہ ئے ورکری دہ ورتہ جی، یوہ دا۔ دویم نمبر جی کہ تاسو وگورئی ورتہ دا صفحہ نمبر 16 سید سبحان شاہ اضاخیل نوشہرہ، دا شوے دے پہ 2009-01-26 بانڈی۔ پہ سیریل نمبر 8 بانڈی کہ تاسو وگورئی، دا 504.37 ایکڑ زمکہ ئے ورتہ ورکری دہ او دوئی مونرہ تہ وائی چہ د 2009 د رولز مطابق دوہ سوہ ایکڑہ زمکہ ورکولہ کیری، نورہ ورتہ نہ ورکولہ کیری او دغہ دوہ خایونو کنبہ ئے د دہ نہ زیاتہ ورکری دہ جی، دا ولہ جی؟

جناب سپیکر: جی آزیبل مسٹر صاحب۔

جناب محمود زب خان (وزیر معدنات و فنی ترقی): جناب سپیکر، مفتی صاحب چہ کوم کوئسچن کرے دے جی، ہغہ د دہ نہ مخکنبہ جی، د 2005 نہ مخکنبہ دا لیز چہ وو دا تقریباً د 1235 ایکڑہ پورہ ورکری کیدے شو، بیا دیکنبہ ڊیر زیات کمپلینٹس راغلل او دہ کمپلینٹس کنبہ مونرہ دا ایریا کمہ کرہ او پہ د 2009 کنبہ دا ایریا شوہ 200 ایکڑ، چہ د 200 ایکڑ پورہ مونرہ پی ایل گرانٹ کوؤ۔ د ہغہ نہ Last year مائیننگ کنبہ چہ کوم Investors دی، غت Investors دی نو ہغوی تہ مونرہ Exploration license بانڈی بیا پورہ پہ کلومیٹرز کنبہ ایریا ورکوؤ خو چہ کوم Prospecting license دے نو پہ Prospecting license کنبہ مونرہ 200 ایکڑ کنبہ گرانٹ کوؤ جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! دوئی ما تہ پہ دہ کوئسچن کنبہ وائی چہ "2009 کے رولز کے مطابق 200 ایکڑ تک رقبہ لیز پر دیا جاتا ہے"، زہ جی دا دوہ خایونہ بنایم جی پہ صفحہ نمبر 7 سیریل نمبر 2 بانڈی 1232.77 دا ئے پہ 2009-04-24 بانڈی او دا دویم چہ جی زہ کوم بنایم، پہ سیریل نمبر 8 کنبہ پہ 2009-01-26 بانڈی 504.037 ایکڑ زمکہ ورتہ ورکری دہ او دلته دوئی وائی چہ نہ د 2009 نہ بعد

مطلب دا دے چہ 2009 نہ مخکینہ چہ خہ شوی دی هغه شوی دی خود 2009 بعد صرف دوہ سوہ ایکرہ زمکہ کیوری، دلته کینہ 1232 او 504 ایکرہ زمکہ ئے ولہ ورکری دہ جی دوئ تہ؟

جناب سپیکر: تو آپ اب کیا چاہتے ہیں کہ کمیٹی کو بھیج دیں؟

مفتی سید جانان: او جی کمیٹی تہ د لا رشی، بحث بہ وربانڈی وشی جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر معدنیات و فنی تعلیم: لا رشی جی کمیٹی تہ، پالیسی خود دا دہ چہ دوہ سوہ ایکرہ نہ مونبرہ زیات نہ شو ورکولہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. دا دویم ہم کمیٹی تہ کرم کہ دا وایی مفتی جانان صاحب؟ مفتی سید جانان: دا خو جی 103 سوال دے۔

جناب سپیکر: جی۔

\* 103 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر محنت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے مختلف مقامات پر مزدور کے علاج معالجے کیلئے ڈسپنسریاں قائم ہیں؛  
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ چار سالوں کے دوران جو ادویات فراہم کی گئی ہیں، ان کی تفصیل، مزدور کا نام، پتہ، ادویات کے نام ایئر وائر اور ضلع وائر فراہم کی جائے؟  
حاجی شیرا عظیم خان وزیر (وزیر محنت): (الف) جی ہاں۔

(ب) ادارہ سماجی تحفظ (ESSI) خیبر پختونخوا نے صنعتی و تجارتی اداروں میں کام کرنے والے کارکنوں اور ان کے زیر کفالت افراد کو طبی سہولیات کی فراہمی کیلئے صوبہ بھر میں میڈی کیٹر سنٹر اور ڈسپنسریاں قائم کی ہیں۔ جہاں گزشتہ چار سالوں کے دوران اوپی ڈی کی تعداد 13,47,127 تھی جس کی ایئر وائر اور ضلع وائر تفصیل درج ذیل ہے:

Statement showing District wise number of secured worker and their dependents treated in medical units of the Khyber

Pakhtunkhwa of the Employees Social Security Institution during the last 4 years.

Name of District	Period 2008-09	Period 2009-10	Period 2010-11	Period 2011-12 (in progress)
<b>Peshawar</b>				
Patient treated (OPD)	98016	91410	86069	56290
<b>Charsadda</b>				
Patient treated (OPD)	3133	4064	2816	1670
<b>Kohat</b>				
Patient treated (OPD)	19297	20195	18552	9346
<b>Bannu</b>				
Patient treated (OPD)	23795	17994	17999	9604
<b>D I Khan</b>				
Patient treated (OPD)	17414	20788	22147	16367
<b>Nowshera</b>				
Patient treated (OPD)	59968	56206	37001	18167
<b>Mardan</b>				
Patient treated (OPD)	65042	59083	48405	28809
<b>Swat</b>				
Patient treated (OPD)	5760	4810	4846	3350
<b>Swabi</b>				
Patient treated (OPD)	28678	27562	22776	13986
<b>Haripur</b>				
Patient treated (OPD)	80121	88075	87619	49896
<b>Total OPD</b>	<b>401224</b>	<b>390187</b>	<b>348230</b>	<b>207486</b>

13 لاکھ سے زائد مریضوں کے نام و پتے اور ان کو فراہم کردہ ادویات کی تفصیل کی فوری فراہمی ممکن نہیں  
تاہم معزز رکن اسمبلی ادارہ ہذا کے میڈیکل یونٹس کا دورہ کر کے ریکارڈ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مفتی سید جانان: دا خودی ما تہ وئیلی دی، کہ دویں مونہ سرہ تلے شی، زہ بہ جی  
د دویں سرہ لار شم، زہ مطمئن یم د دے سوال نہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ دریم سوال د مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: دریم کبھی چھی کوم سوال دے کنہ جناب، دریم چھی کوم سوال  
دے، د دغی خو جی یقینی، کہ تاسو حقیقت تہ و گورئی، مطلب دا دے زہ مطمئن  
نہ یم خود د دے محکمہ سیکریٹری او دی جی صاحب لہ چھی مونہہ کلہ ورغلی یو  
نو ہغوی ڍیر زیات زمونہہ خیال ساتلے دے او ڍیر زیات عزت ئے زمونہہ کمرے  
دے، زہ دا د ہغوی د مہربانی، د ہغوی د شفقت د وچھی نہ Withdraw کوم  
جی۔

Mr. Speaker: Ji withdrawn?

مفتی سید جانان: جی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب سپیکر: بل مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر 105۔

\* 105 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر معدنیات و قدرتی وسائل و ترقی ارشاد فرمائیں گے کہ:  
(الف) صوبے کے مختلف مقامات پر قانونی اور غیر قانونی طور پر کونکے اور دیگر معدنیات کا کاروبار کیا جاتا  
ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ طور پر کونکے اور دیگر معدنیات کا  
کاروبار کرنے والے افراد کی تفصیل، نیز غیر قانونی کاروبار کرنے والے افراد کے خلاف کئے گئے اب تک  
حکومتی اقدامات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمود زب خان (وزیر معدنیات و فنی تعلیم): (الف) صوبہ خیبر پختونخوا میں موجود قانون  
مانٹنگ کنسیشن رولز 2005 کے تحت مختلف مقامات پر کونکے اور دیگر معدنیات کے پٹے مختلف لیز  
ہولڈرز کو دیئے گئے ہیں جس پر قانونی کام ہو رہا ہے۔ اگر کوئی شخص غیر قانونی کام میں ملوث پایا جائے تو  
اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) جہاں تک رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ طور پر کونکے اور دیگر معدنیات کا کاروبار کرنے والے افراد کی  
تفصیل کا تعلق ہے تو مانٹنگ کنسیشن رولز 2005 کے تحت ایسے افراد کی رجسٹریشن

کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے، لہذا لا تعلق ہیں اور جہاں تک معدنیات کی غیر قانونی کھدائی اور ترسیل کا تعلق ہے تو اس صورت میں اگر صوبہ میں کہیں پر بھی ایسا کام ہو رہا ہو تو محکمہ مروجہ قانون کی شق نمبر 173 کے تحت کونسل اور دیگر معدنیات کی غیر قانونی کھدائی اور ترسیل میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

Detail of cases reported to various police stations against illegal mining and transportation of phosphate.

S. No	Date	Police Station	Marasla/FIR lodged
01	29-05-2011	Mirpur Abbottabad	Against Mr. Salim Shah
02	13-07-2011	-do-	Against Mst. Rukhsana S. Javed/Salim Shah
03	13-08-2011	-do-	Request for FIR against Abbas Ali Driver.
04	24-08-2011	Cantt: Abbottabad	Request for FIR against Mst. Rukhsana S. Javed
05	25-08-2011	Mirpur Abbottabad	Request for FIR against Mr. Gul Rangeen Truck Driver
06	05-09-2011	Cantt: Abbottabad	Request for FIR against Driver Mr. Fayaz Khan Jadoon
07	06-09-2011	-do-	Request for FIR against Mst. Rukhsana S. Javed
08	22-09-2011	-do-	Request for FIR against Driver Safer
09	13-09-2011	-do-	Request for FIR against Mst. Rukhsana S. Javed
10	13-09-2011	-do-	Request for FIR against Mst. Rukhsana S. Javed
11	21-09-2011	-do-	Request for FIR against Mst. Rukhsana S. Javed
12	22-09-2011	Mirpur Abbottabad	Request for FIR against Driver Muhammad Yousaf
13	24-09-2011	Cantt: Abbottabad	Request for FIR against Mst. Rukhsana S. Javed



14	27-09-2011	-do-	Request for FIR against Mst. Rukhsana S. Javed
15	27-09-2011	-do-	Request for FIR against Truck No. 962 & 872
16	19-10-2011	-do-	Request for FIR against Muhammad Riazat Driver Truck No. C-1170
17	10-10-2011	Sherwan	Request for FIR against Truck Driver Mr. Dildar
18	20-10-2011	Cantt: Abbottabad	07 number marasilas against Truck Number: IJK-330, T 5825, TSC 3417, AD 6515, TKM-054, TKM-889 and JLT-5887
19	24-10-2011	Cantt: Abbottabad	07 number marasilas against Truck Number: LS-7174, JMK-054, AD-6515, TKL-527, LSC-3412, LM-7567, and TKM-380
20	19-11-2011	Police Station Akora Khattak	FIR lodged against Muhammad Kamil and Faridullah
21	12-01-2012	Police Station Akora Khattak	FIR against Gul Muhammad and Yasir Shah etc.
22	12-01-2012	Police Station Akora Khattak	FIR lodged against Mr. Arif Adnan due to his involvement in illegal mining

مفتی سید جانان: د دې سوال د جواب نه زه مطمئن یم۔

Mr. Speaker: Thank you.

## غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

89 \_ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) 1974 میں شدید زلزلہ آیا تھا اور اس زلزلے میں کوہستان میں جانی اور مالی نقصان ہوا تھا؛  
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے زلزلہ متاثرین اور کوہستان انتظامیہ کیلئے بشام میں زمین الاٹ کی تھی؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ زمین کتنی تھی اور آجکل اس زمین پر کس کا قبضہ ہے؛  
(ii) کیا حکومت قانونی طریقے سے اس زمین کا حصول کر کے کوہستان کے متاثرین اور انتظامیہ کو دینا چاہتی ہے، نیز مذکورہ زمین سے متعلق ضروری تفصیل فراہم کی جائے؟  
جناب محمد شجاع خان (وزیر مال): (الف) جی ہاں۔

(ب) بمطابق کاغذات مال بشام میں متاثرین زلزلہ کوہستان کیلئے کوئی زمین الاٹ نہیں کی گئی تھی جبکہ بروئے کاغذات مال صوبائی حکومت بذریعہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو زمین تعدادی 237 کنال اور 15 مرلے درج تھی جس میں سے بروئے ڈگری عدالت تعداد 177 کنال اور 13 مرلے بنام حاجی آفتاب سکھہ بشام منتقل ہو چکی ہے۔ 59 کنال اور 17 مرلے اب بھی بنام صوبائی حکومت بذریعہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کاغذات مال موجود ہے۔

(ج) (i) مذکورہ اراضی کا کل رقبہ 237 کنال اور 15 مرلے ہے جس میں 177 کنال اور 13 مرلے حاجی آفتاب کے قبضہ میں ہے جبکہ بقایا 59 کنال اور 17 مرلے اب بھی کاغذات مال میں بنام صوبائی حکومت بذریعہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو درج ہے۔  
(ii) ایسا کوئی معاملہ صوبائی حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔

Mr. Speaker: 'Question`s Hour` is over.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔ تائم در کوم درلہ، ستا سوھاؤس دے چہ خہ وایی؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ صبر کریں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جی یہ لاء ریفاؤز کمیٹی نے اس صوبے کے عوام کیلئے اور خاصکر سرکاری ملازمین کیلئے ایک انتہائی اہم پبلسیشن کی ہے تو وہ رپورٹ، میری درخواست ہے کہ اس رپورٹ کو اضافی ایجنڈا کے تحت، طریقے سے لیا جائے تو آپ کے مشکور رہیں گے۔ ٹھیک ہے، خیر ہے اگر ابھی نہیں لے سکتے تو جب یہ ایجنڈا ختم ہو جائے تو اس کے بعد لے لیں لیکن یہ میری درخواست ہوگی۔

جناب سپیکر: نہیں ابھی لے لیتے ہیں، آپ اتنی ریکویسٹ کر رہے ہیں تو ہاؤس سے اجازت لے لیتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے۔ تھینک یو۔

### قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the rule may be suspended for the honourable Member, to allow him to move his Law Reforms Report for adoption.

جناب عبدالاکبر خان: Adoption کیلئے۔

جناب سپیکر: یہ ایجنڈا تقسیم ہو رہا ہے تو بس پھر اس کے بعد آپ وہ کریں۔

Mr. Abdul Akbar Khan: On behalf of the Chairman, I beg to move that the report of the Standing Committee No. 2, on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation, may be adopted?

جناب سپیکر: First extension مانگیں، میرے خیال میں تو، In time نہیں ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں نے رپورٹ Adoption کیلئے Present تو کر دی ہے تو

Adoption، adoption، میں نے موشن رکھ لی، Adoption،

جناب سپیکر: آپ پہلے Extension مانگیں، اس کا ٹائم وہ ہوا تھا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ تو ابھی ہم نے کی تھی، ابھی Extension کی کیا ضرورت ہے؟

مجلس قائمہ برائے قانونی اصلاحات کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, member, Standing Committee of Law Reforms and Control on Subordinate Legislation, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to move that the extension may be granted under rule 161, so that I can present the report of the Standing Committee on Law Reforms and Subordinate Legislation.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member for presentation of the report of Standing Committee No. 2, on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation, under sub rule (1) of rule 185 of the Rules of Procedure, with regard to Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants (Amendment) Bill, 2012? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

ابھی پہلے Presentation کریں۔

مجلس قائمہ برائے قانونی اصلاحات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Abdul Akbar Khan: I beg to present the report of the Standing Committee No. 2 on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation in the House.

Mr. Speaker: The report stands presented.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سرکاری ملازمین، مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Abdul Akbar Khan: On behalf of the Chairman, I beg to move that the report of Standing Committee No. 2, on Law Reforms and Control Subordinate Legislation, may be adopted.

Mr. Speaker: For consideration motion, for consideration motion.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2013, as amended and reported by the Standing Committee on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation, may be considered at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 may

stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سرکاری ملازمین، مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for passage of the Bill, the joint Bill of Israrullah Khan and Abdul Akbar Khan, as amended by the Law Reforms Committee.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2013 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2013, as amended and reported by the Law Reforms Committee, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی آریبل۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میں حکومت کا مشکور ہوں جناب سپیکر، آپ کا بھی مشکور ہوں، اس سارے ہاؤس کا مشکور ہوں کہ آج ایک تاریخی لیجسلیشن ہو گئی ہے اور جناب سپیکر، وہ حق جو اس صوبے کے تقریباً 94 ہزار ملازمین سے چھینا گیا تھا، 94 ہزار ملازمین اس حق سے محروم تھے جناب سپیکر اور اس حکومت سے پہلے یہ بل پاس ہوا تھا کہ سرکاری ملازمین کو پنشن کے حق سے محروم کر دیا گیا تھا، جناب سپیکر، یہ Discriminatory Law تھا۔ جناب سپیکر، پاکستان کے کسی صوبے میں بھی ایسا قانون نہیں تھا اور اس کے علاوہ مرکز میں بھی ایسا قانون نہیں تھا، واحد یہ صوبہ تھا جس میں یہ قانون نافذ کیا گیا تھا جس سے سرکاری ملازمین میں انتہائی بے چینی پیدا ہوئی تھی اور جناب سپیکر، میں آپ کا بھی مشکور ہوں، اس ہاؤس کا بھی مشکور ہوں کہ ہم نے جو یہ بل پیش کیا تھا، وہ آپ نے لاء ریفرمز کمیٹی کے حوالے کیا تھا اور لاء ریفرمز کمیٹی نے اس پر بڑی تفصیل سے، بہت تفصیل سے اس پر حکومت اور حکومت کے جو سیکرٹریز تھے، ان کی

بات سنی گئی اور سب نے متفقہ طور پر، میں پھر اس کمیٹی کو، اس میں جو بھی ممبران تھے، سرکاری انتظامیہ کے جو لوگ تھے، منسٹرز صاحبان تھے، ان سب کا انتہائی مشکور ہوں کہ ان سب نے اس کیساتھ اتفاق کرتے ہوئے جناب سپیکر، وہ حق جو اس صوبے کے سرکاری ملازمین سے چھینا گیا تھا، اس حکومت کی مدد سے، اس حکومت کے تعاون سے، اس انتظامیہ کے تعاون سے آج وہ حق ان کو پھر دوبارہ مل رہا ہے اور نہ صرف وہ لوگ جو گزشتہ دور میں بھرتی ہوئے تھے، 2005 سے لیکر آج تک نہ صرف ان کو ملا بلکہ آئندہ کی نسلیں، آئندہ جو بھی اس صوبے میں سرکاری ملازمت کرے گا تو کم از کم اس کو ذہنی آرام ہوگا، ذہنی سکون ہوگا کہ وہ ایک وقت میں جب وہ تیس سال کے بعد، بتیس سال کے بعد اپنی ملازمت پوری کرنے کے بعد ریٹائر ہوگا تو کم از کم حکومت کی طرف سے اس کو پنشن ملے گی اور اس کے خاندان کی کفالت ہوگی۔ جناب سپیکر، یہ انتہائی اہم لیجسلیشن ہے۔ میں ایک دفعہ پھر آپ کو، اس ہاؤس کو، حکومت کو اور ساری حکومت کی مشینری کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج یہ بل پاس کیا گیا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ ----

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: جناب سپیکر! ہم ان کو مبارکباد دینا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں، میں واقعی پوری حکومت کی طرف سے، اپوزیشن، بچوں کی طرف سے اور پورے اسمبلی کے تمام ممبران کی طرف سے یہ آج ایک تاریخی بل آپ لوگوں نے پاس کیا، یہ صوبے کے وہ تمام ملازمین جو ایک حق سے محروم رہ گئے تھے، آج آپ نے ان کو حق دیا۔ (تالیاں) یہ پوری اسمبلی مبارکباد کی مستحق ہے، آپ سب ممبران، حکومتی، بچہ اور اپوزیشن، آپ سب کو مبارک ہو، بہت بہت شکریہ۔ یہ ایک Wages Bill دوسرا ہے۔ عبدالاکبر خان! یہ Wages Bill مزدوروں کا جو ہے، وہ بھی آپ پیش کریں، لیبر رپورٹ جو ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ کونسا ہے جناب، کونسی کمیٹی کا ہے؟

جناب سپیکر: لاء ریفارمز کمیٹی کا ہے، لیبر سے متعلق۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ کونسا ہے، ہمارے پاس تو نہیں ہے؟

جناب سپیکر: یہ اضافی ایجنڈا میں ہے، جو آپ کے پاس آیا ہے۔ آئٹم نمبر 1۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

I beg to move that time extension may be granted to present the report on-----

جناب سپیکر: پہ دیکھنے Extension نشتہ، دا مخکھنے کھنے وو دیکھنے نشتہ۔  
صرف ریکویسٹ د Adoption د پارہ۔

جناب عبدالاکبر خان: بنہ چلو۔ جناب سپیکر، یہ تو Consideration بھی ہوگی، اس کی  
Consideration بھی ہے نا؟

جناب سپیکر: Just presentation ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، Consideration نہیں ہے؟

جناب سپیکر: اس کے بعد، After that۔

مجلس قائمہ برائے قانونی اصلاحات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

(مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اجرت کی ادائیگی، مجریہ 2012)

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, janab Speaker. I beg to present the report on the Khyber Pakhtunkhwa, Payment and Wages Bill, 2012 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced, it stands presented.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, janab Speaker. Janab Speaker!

Consideration کیلئے میں جاؤں؟؟ Can I present it for the consideration?

جناب سپیکر: نہ میرے خیال میں منسٹر صاحب Present کریں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اجرت کی ادائیگی، مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Labour, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Payment of Wages Bill, 2012.

حاجی شیرا عظیم خان وزیر (وزیر محنت): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

Thank you very much, Mr. Speaker. I beg to move the Khyber Pakhtunkhwa, Payment of Wages Bill, 2012 and request to be considered at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Payment of Wages Bill, 2012, as referred and reported by the Law Reforms Committee, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 28 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 28 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 28 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں بہت مشکور ہوں، اس کام میں نے۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: ایک منٹ، یہ ذرا Passage ہو جائے پھر آپ کہیں گے جی۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اجرت کی ادائیگی، مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Labour, Khyber Pakhtunkhwa, to please move for passage of the Bill.

Haji Sher Azam Khan Wazir (Minister for Labour): Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Payment of Wages Bill, 2012 may be taken into consideration-----

Mr. Speaker: May be passed, 2<sup>nd</sup> page.

Minister for Labour: May be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Payment of Wages Bill, 2012, as referred and reported by the Law Reforms Committee, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

جناب عبدالاکبر خان: منسٹر صاحب خود بھی 'Yes' نہیں کر رہے۔

Mr. Speaker: Again, those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل جی، بولیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ہم لیجسلیشن جب یہاں کرتے ہیں یا جو بھی Proceedings ہوتی ہے یا پھر کمیٹی میں جو بھی طریقہ یا Proceedings ہوتی ہے، اس میں آپ کے سیکرٹریٹ کا بھی بڑا ہاتھ



ہوتا ہے اور وہ انتہائی ہماری مدد کرتے ہیں اور ہمیں گائیڈ کرتے ہیں اور ہمارے ساتھ بہت زیادہ محنت کرتے ہیں تو میں چونکہ اس سٹیج میں یہ بھول گیا تھا تو میں معذرت چاہتا ہوں کہ آپ کے سیکرٹریٹ کا نام نہیں لیا، تو واقعی ہم آپ کے سیکرٹریٹ کے بھی مشکور ہیں کہ انہوں نے اور بلوں کی طرح اس بل میں بھی خاص دلچسپی لی اور اس کو کامیاب کیا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، Thank you very much۔ عبدالاکبر خان! آپ نے یاد دلایا، واقعی ہمارا سیکرٹریٹ بھی انہی مزدوروں کا اور اسی ورکنگ کلاس کا ایک حصہ ہے اور وہ اپنا حق ٹھیک طریقے سے ادا کر رہے ہیں، میں خود بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے بہت اچھا فارم کیا اس ساری۔۔۔۔۔  
مفتی کفایت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: آپ کو موقع مل رہا ہے، ایک منٹ، ایک منٹ، آپ ہی کیلئے فلور خالی کر رہا ہوں تاکہ آپ جتنا بولیں، بولیں۔ ایک منٹ صبر کریں۔

مسودہ قانون (ترمیمی)، مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا ہونٹز اینڈ ریسٹورانٹس)

**Mr. Speaker:** Minister for Sports, honourable Minister for Sports, Culture Khyber Pakhtunkhwa, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Hotels and Restaurants (Amendment) Bill, 2013.

**Syed Aqil Shah (Minister for Tourism):** Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Hotels and Restaurants (Amendment) Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

**Mr. Speaker:** The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Hotels and Restaurants (Amendment) Bill, 2013 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill: Saqibullah Khan, to please move his amendment in paragraph (b) of Clause 4.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊيره مهرباني جناب سپيڪر صاحب۔

I beg to move that in Clause 4, in paragraph (b), the word 'ten' may be substituted by the word 'fifteen'.

جناب سپيڪر صاحب، دوي چي ڪوم امنڊمنٽ راوستي دے، په هغي ڪنبي۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: تههڪ شوه جي، بس دا پوهه شو۔ منسٽر صاحب! تاسو ڇه وايئي؟

آزيبيل منسٽر صاحب! آپ Agree ڪرتي پيں ڪه نهين Agree ڪرتي؟

سيد عاقل شاه (وزير ڪھيل و سياحت): سر، ان ڪو Explain ڪرني ديس ڪه ان ڪا مطلب ڪيا هے؟

That why does he want to remove this and change it from 'ten' to 'fifteen'?

جناب سپيڪر: وه Ten rentable هے شايد۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر ڪه لڙ مو ما ته هم ٽائيم را ڪڙو۔

جناب سپيڪر: يار، دا ٽول خبري ڪول غواري۔ مختصر، مختصر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊيره بنه ده سر۔ داسي ده جي چي گيسٽ هاؤسز نن سبا په

يونيورسٽيانو ڪنبي ڊير دي او په هر ڪور ڪنبي، پانچ او دس ڪمرو والا نن سبا

چي ڇوڪ هم ڪور جوڙوي، پينڇه ڪمري ور ڪنبي خامخا جوڙوي۔ بيا اڪثر تاسو

به په يونيورسٽي ڪنبي ڪتلي وي چي دوه ڪورونه وي او ورنه مينڇ ڪنبي ديوال

اخوا ڪري او گيسٽ هاؤس ٿي ڊيڪليئر ڪري، په هغي ڪنبي دس ڪمري خامخا

وي، نو دا هوٽل 'بل' دے، د گيسٽ هاؤسز د پاره نه دے، هوٽل 'بل' دے نو ڪم

از ڪم Ten rentable خو وي ڪنه جي، ڪه داسي تاسو ونڪري ڪنه سر نو دې

يونيورسٽي ڪنبي چي ڇومره غٽي بنڪلي دي، حيات آباد ڪنبي دي، هغه ٽولي به

رجسٽر ڊي ڪيري او گيسٽ هاؤسز به تري جوڙيري جي۔

جناب سپيڪر: جي آزيبيل منسٽر صاحب۔

Minister for Sports and Tourism: Agreed with the proposal.

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Again Saqibullah Khan, to please move amendment in paragraph (a) of Clause 5.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that in Clause 5, in paragraph (a), for sub section (1), the following may be substituted namely: "(1) Any owner, who fails to apply for registration within the time specified in section 5, shall be liable to pay to the Controller a penalty of such sum not exceeding five thousand rupees as the Controller shall impose and, in the case of continuing failure, an additional penalty which shall extend to ten thousand rupees for every day after the first penalty imposed by the controller. Where the failures persist up to six months, the concerned authority may, on the request of the Controller, disconnect the Electricity, Gas and Water Supplies and the Controller shall also have power to seal the establishment through police and local administration". جناب سپیکر صاحب، یہ دیکھنے کی

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بس دا وشو جی۔ میان صاحب، Supported or not?

وزیر کھیل و سیاحت: سر، یہ جو Clause ہے، یہ Basically penalties کے متعلق ہے سر۔

جناب سپیکر: ہاں Penalties ہیں۔

وزیر کھیل و سیاحت: یہ Five thousand جو Penalty ہے، یہ پہلے One thousand تھی جس کو

Five Thousand کر دیا گیا۔

جناب سپیکر: ابھی یہ Fifty thousand بتا رہے ہیں کہ پیسے۔۔۔۔۔

وزیر کھیل و سیاحت: جو پہلے One thousand تھی، جو پہلے Five thousand تھی اس کو One

thousand کیا گیا۔ اب آئیں بل ممبر جو کہتے ہیں جی Fifty thousand اور One lac کی جائے تو

This is on the higher side۔ آپ کو پتہ ہے کہ Penalty تو وہ ہے جو لوگ دے سکیں۔

Penalty لگادی، اگر Payment نہ کر سکیں تو اس کا فائدہ کچھ نہیں ہوتا تو میں Suggest کرتا ہوں سر

کہ جہاں پر انہوں نے Fifty thousand propose کی ہے، اس کو Ten thousand کیا جائے اور  
جہاں پر انہوں نے One lac propose کی ہے، اس کو Twenty thousand کیا جائے۔  
جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بالکل سر، کہ دا نور زما ہغہ کری بالکل ہغہ بہ تھیک وی  
جی۔

جناب سپیکر: ہس؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: تھیک دہ سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment,  
the verbal, the agreed-----

(Interruption)

Mr. Speaker: Further amended by the Minister may be adopted?  
Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it  
may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and  
stand part of the Bill, as further amended by the honorable  
Minister. Saqibullah Khan, to move his second amendment in  
paragraph (b) of Clause 5.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، چہی دا موؤ کوم د ہغہ نہ مخکنہی سر  
دوئ زما ہغہ چہی چرتہ ما Fifty thousand کری وو، ہغہ ئے Ten thousand  
کریل او Hundred thousand ئے Twenty thousand کریل نو کہ ہم دغہ  
فارمولہ پہ دیکنہی Apply کوی جی نو زہ بہ د اخیل موؤ کریم او د Fifty  
thousand نہ بہ زہ او اوایم جی۔

جناب سپیکر: جی آزیبل منسٹر صاحب۔

Minister for Sports and Tourism: I agree with the proposal.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: تھیک دہ سر۔

Mr. Speaker: Ji, move, move please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 5, in paragraph (b), the words 'five thousand' may be substituted by the word 'ten thousand'.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Saqibullah Khan, third amendment in paragraph (c), in Clause 5.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: اس میں کیا ہے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، ہم دادہ جی، مونبرہ بہ ہم دا او وایو۔

جناب سپیکر: 5 ہزار کی بجائے 10 ہزار۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بالکل سر۔

جناب سپیکر: موؤ کریں۔

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that in Clause 5, in paragraph (c), the words 'five thousand' may be substituted by the words 'ten thousand'.

Mr. Speaker: Ji, okay.

Minister for Sports and Tourism: I agree with the proposal.

Mr. Speaker: The motion-----

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو یہ اندر اندر کی کمائی ہے نا۔

The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill, but with a very hardly heard 'Yes'.

یہ مجھے یقین نہیں آتا کیونکہ آپ لوگ آج، 'فور تھ'، امنڈمنٹ: ثاقب اللہ خان، پیرا گراف (d) تو بھی

اس کا حصہ بن رہا ہے۔ فضل اللہ! تو جو ہے نا، کل سے کچھ سازشی لگ رہے ہو۔ Paragraph (d) of

-Clause 5

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that in Clause 5, in paragraph (d), for the words ‘five’ the words “an amount equal to at least two days rent”, and for the word ‘ten’, the words “an amount equal to at least one week rent” may be substituted.

Mr. Speaker: Ji honourable Minister Sahib! Agreed?

Minister for Sports and Tourism: I agree with the proposal.

Mr. Speaker: Agreed. The motion before the House is that the amendment moved by the honorable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. Saqibullah Khan again, to please move your fifth amendment.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: تھیک دہ سر، دیکھنی بہ ہم جی د ہفہ Fifty پہ خائے بہ  
Ten کرم جی چہ ہفہ مسئلہ حل شی سر۔

Sir, I beg to move that in Clause 5, in paragraph (e), the word ‘may’ occurring in lines 4 and 11 may be substituted by the word ‘shall’, and the word ‘five’ in line 6 may be substituted by the word ‘ten’.

جناب سپیکر: جی، آزرہیل منسٹر صاحب۔

Minister for Sports and Tourism: I again have no objection.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendments has been moved by any honourable Member in Clause 6 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 6 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 6 to 7 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترميمی)، مجريہ 2013 کا پاس کیا جانا

(خير پختو نخوا هو نلزاينڈريستور نٹس)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Sports and Culture, Khyber Pakhtunkhwa, to please move for passage of the Bill.

Minister for Sports and Tourism: Thank you, Sir. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Hotels and Restaurants (Amendment) Bill, 2013 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Hotels and Restaurants (Amendment) Bill, 2013 may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زہ بہ شکریہ ادا کریم جی۔

جناب سپیکر: شکریہ ادا کریں جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پینچہ کالہ کنبی یو منستیر ہم دومرہ اسائی سرہ زما امنڈمنتیس نہ دی منلی چہی خنگہ شاہ صاحب ومنل، زہ ئے ڊیرہ شکریہ ادا کوم او دا امید لرم جی چہی ان شاء اللہ ڊی امنڈمنتیس کنبی بہ ڊ ڊیپارٹمنٹ فائده وی، نقصان بہ ئے نہ وی۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you ji.

مسودہ قانون (ترميمی)، مجريہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

(خير پختو نخوا اورسٹ گائیڈز)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Sports and Culture, Khyber Pakhtunkhwa, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Tourist Guides (Amendment) Bill, 2013.

Minister for Sports and Tourism: Honourable Speaker Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Tourist Guides (Amendment) Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Tourist Guides (Amendment) Bill, 2013 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

جناب سپیکر: میں سن نہیں سکا۔ 'Aye' میں سن نہیں سکا۔  
Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی)، مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا ٹورسٹ گائیڈز)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Sports and Culture Khyber Pakhtunkhwa, to please move for passage of the Bill.

Minister for Sports and Tourism: Honourable Speaker Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Tourist Guides (Amendments) Bill, 2013 may kindly be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Tourist Guides (Amendment) Bill, 2013 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Energy,

کون Present کریگا؟ آزیبل لاء منسٹر صاحب! انرجی کا آپ کریں گے؟



بیرسٹرا رشید عبداللہ (وزیر قانون): جی جی، کر لیں گے۔

مسودہ قانون (ترمیمی)، مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا ہائیڈرو پاور ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن)

Mr. Speaker: Honorable Minister for Law, on behalf of Minister for Energy and Power, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Hydel Development Organization (Amendment) Bill, 2013.

Minister for Law: Thank you, Sir. On behalf of Minister for Energy and Power, I wish to present the Khyber Pakhtunkhwa, Hydel Development Organization (Amendment) Bill, 2013 for consideration.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Hydel Development Organization (Amendment) Bill, 2013 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in Clause 4: Mr. Saqibullah Khan, to please move the amendment in Clause 4 of the Bill.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔

Sir, I beg to move that for Clause 4, the following may be substituted namely: "4. **Amendment in section 3 of Act No. 1 of 1993.** - In the said Act, in section 3, in sub section (1), the word 'Khyber' shall be deleted."

جناب سپیکر: 'Khyber' آپ ڈالنا چاہ رہے ہیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر دیکھنی خبرہ داسی دہ، سر پہ دیکھنی دوئی دوہ Sub

sections اچولی دی جی، زہ غوارم چہی دا دویم سب سیکشن چہی کوم کبہنی  
امند منٹ کبیری چہی دا امند منٹ ونہ شی۔

جناب سپیکر: جی ودریری تپوس تری و کرو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: د هغی وجہ دا دہ سرچی تاسو 'acquire and hold' کول خو دغه تھیک دے جی خو چچی تاسو Sell ہم کوئی نو تاسو خو اوس د Real estate کار خونہ دے کنہ جی دا؟ نو هغی کبھی گورنمنٹ پراپرتیز تاسو کوئی نو د هغی خپل پروسیجرز موجود دی، خپل ایکٹ ئے موجود دے، خپل طریقہ کار ئے موجود دے نو زما ریکویسٹ دے چچی دا چچی کوم Original Clause دے، هغه د ہم هغسی وی او چچی دا کوم ورومبے Clause دے، هغه د Amend شی۔

جناب سپیکر: جی آریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: نہ جی داسی نہ دہ، د دی Decision ڊیپارٹمنٹ څکھ کرے دے چچی بعضی داسی پاور هاؤسز دی، وارہ چچی هغه یا سیلاب وهلی دی یا د هغی هغه خپل عمر ختم شومے دے، لکھ ڊیر زارہ چرتہ لکیدی دی او اوس Non functional دی او گورنمنٹ لکھ دا ڊیپارٹمنٹ ئے نشی چلولے نو د هغی د پارہ مطلب دا دے اختیار ورکول غواری چچی یرہ کہ پرائیویٹ 'انوسٹرز' راخی او چلولے ئے شی نو هغه بیا Beneficial دہ د صوبی د پارہ، مونر بہ تری خپل Tariff ہم چارج کوؤ او دغه بہ کوؤ، نو زہ بہ دا خواست کوم چچی یرہ دوی دا خپل امنڈمنٹ واپس واخلی جی۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: منسٹر صاحب جی ریکویسٹ کوی، بالکل جی ما تہ څہ اعتراض نشته خو زما ریکویسٹ دا دے جی چچی دا د Reconsider کری، گورنمنٹ تہ هیخ تکلیف نشته، کہ هغه څایونہ پرائیویٹ دی، هغه رولز شته جی، طریقہ کار ئے شته، قانون شته چچی کلہ هغه غواری خرچولے ئے شی نو 'آکشن' ئے کولی شی، طریقہ کار خو شته کنہ جی۔ تاسو یو ڊیپارٹمنٹ لہ چچی کوم کار ئے نہ دے، ولې دا دغه ورکوی، هغه شته جی، طریقہ کار د هغی د مخکبھی نہ موجود دے، قانون ئے موجود دے۔

جناب سپیکر: څہ بیا پکبھی امنڈمنٹ راوری، اوس هغوی وائی چچی Withdraw کری۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دیرہ بنہ دہ سر، تاسو ہم وائی او دوئی وائی نو د دوارو  
نافرمانی نہ کوم جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دی ہاؤس تہ لڑیو وخت پریبنودل غوارم۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ہغہ ہم تھیک شوہ جی، تاسو ہم وائی سر، زہ ئے  
Withdraw کوم۔

Mr. Speaker: The amendment withdrawn, original Clause 4 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 5 to 13 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 5 to 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 5 to 13 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی)، مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا  
(خیبر پختونخوا ہائیڈل ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن)

Mr. Speaker: Honorable Minister for Law, on behalf of Energy and Power Minister, to please move for passage of the Bill.

Minister for Law: I urge this august House that the Khyber Pakhtunkhwa, Hydel Development Organization (Amendment) Bill, 2013 may be passed. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Hydel Development Organization (Amendment) Bill, 2013 may be passed without amendment? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

جناب سپیکر: بڑالیٹ، مہرباں آتے آتے،

Those who are in favour of it may say 'Yes'. I repeat it again, those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

جناب سپیکر: شیراعظم خان! بڑے عرصے بعد آپ آئے ہیں، آپ بڑے خوش ہیں، 'ویجے' بل پاس

ہو گیا، بھی اور لاء کی طرف توجہ فرمائیں۔ 'No'۔

Voices: No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد سے متعلق ششماہی رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(از جولائی تا دسمبر 2011)

Mr. Speaker: Hounrable Minister for Law, on behalf of Finance Minister, to please lay on the table of the House, the report of the Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award for the period from July to December, 2011.

Minister for Law: Thank you, Sir. On behalf of Minister Finance, I wish to present the report of Biannual Monitoring on the Implementation of the NFC Award, commencing from July to December, 2011, for the consideration of this House.

Mr. Speaker: It stands laid.

مجلس قائمہ برائے محکمہ زراعت کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Parvez Ahmad Khan, member, Standing Committee No. 5, on Agriculture, to please move for adoption of the report of the Committee, already presented in the House on 8<sup>th</sup> January 2013. Parvez Ahmad Khan.

Mr. Parvez Ahmad Khan: Thank you. On behalf of the Chairman, I beg to move that the report of the Standing Committee No. 5, on Agriculture Livestock and Cooperative Department, may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 5, on Agriculture, already presented in the House, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

(Applause)

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ابھی ایک دو معزز اراکین نے، معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، ان کو آپ ذرا چھٹی دیدیں: جناب وجیہ الزمان صاحب 15-01-2013؛ ثناء اللہ خان میانخیل صاحب-15-01-2013 اور سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 15-01-2013۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

(Interruption)

جناب سپیکر: ون بائی ون، لیڈیز فرسٹ، چلیں اس کو دیدیں، لیڈیز فرسٹ۔

## رسمی کارروائی

(پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ علامہ طاہر القادری کالانگ مارچ اور اسلام آباد میں دھرنا) محترمہ نگہت یاسمین اور کزنٹی: جناب سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، آج صبح دو بجکر پندرہ منٹ پر ایک سیاہ ترین وقت تھا کہ جب قادری صاحب نے اعلان کیا کہ اسمبلیاں Dissolve ہو گئی ہیں اور وہ سب جو ہیں اب ساہقہ ہو گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں ان کیلئے ایک دو شعر کہنا چاہوں گی اور اس کے بعد ان سے کچھ سوالات کرنا چاہوں گی کہ:

جو نظام مے کشی سے کل تک واقف نہ تھے آج ان کے ہاتھوں میں ہے انتظام میکدہ  
اور دے رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس شعر کو دوبارہ پڑھیں، وہ میاں صاحب نے نہیں سنا۔ محترمہ نگہت یاسمین اور کزنٹی: سر، اس میں جو پارٹی کا لفظ ہے جناب سپیکر صاحب، اس میں جو پارٹی کا لفظ ہے، وہ ان تمام لوگوں کیلئے بھی ہو گا کہ جو خود سمجھ جائیں گے، میں نام نہیں لوں گی کہ:

جو نظام مے کشی سے کل تک واقف نہ تھے آج ان کے ہاتھوں میں ہے انتظام میکدہ  
اور دے رہا ہے آج ساقی جام بھر بھر کر جنہیں جن کی نظروں میں نہیں ہے احترام میکدہ  
(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنٹی: اور پھر:

ساقی یہ بتا تیری محفل میں کیا انصاف ہے قادری تو سیراب ہے ہم تشنگان میکدہ

اور آج قادری تو سیراب ہے تشنگان میکدہ۔

جناب سپیکر صاحب، قادری صاحب کا یہ جو غیر آئینی، قادری صاحب کا جو غیر قانونی، قادری صاحب کا غیر اخلاقی خطاب جناب سپیکر صاحب اور جس کو میں سب سے بڑا جھوٹا اس لئے کہتی ہوں حالانکہ وہ تعلیم تدریس دیتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، سب سے جھوٹا آدمی کہ جو کل تک کہہ رہا تھا کہ 40 لاکھ لوگ میرے ساتھ ہیں، آج جب صبح ہوئی تو 10 لاکھ ہوئے جبکہ جناب سپیکر صاحب، تمام میڈیا، تمام رپورٹس یہ کہہ رہی ہیں کہ 40 ہزار یا 50 ہزار سے زیادہ لوگ اس کیساتھ نہیں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، آج جو عبدالاکبر صاحب نے، پاکستان پیپلز پارٹی نے، آج جو 94 thousand لوگوں کو رزق، اللہ تعالیٰ رازق ہے لیکن آج اس اسمبلی میں جو لیجسلییشن ہوئی ہے جناب سپیکر صاحب، کیا قادری صاحب ایک بلٹ پروف شیشے میں بیٹھ کر یہ لیجسلییشن کر سکتے تھے؟ میرا خیال ہے نہیں کر سکتے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ایسی کونسی پارٹی، یہاں پر بیٹھے ہوئے ہم تمام لوگ مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں جناب سپیکر صاحب، یہاں پر مجھے یہ بتادیں یہ تمام میرے دوست و احباب جو کہ ان اسمبلیوں میں ہیں اور جو اسمبلیوں سے باہر ہیں، کون ایسا لیڈر ہے کہ جو انتخابات کو التواء میں ڈالنا چاہتا ہے، یہاں پر Consensus ہے کہ انتخابات اپنے ٹائم پر ہونگے، پریزیڈنٹ آف پاکستان کہہ چکے ہیں، پرائم منسٹر آف پاکستان کہہ چکے ہیں، تمام صوبائی اسمبلیوں کے جو چیف منسٹرز ہیں، وہ کہہ چکے ہیں کہ انتخابات اپنے وقت پر ہونگے۔ جناب سپیکر صاحب، ایسا کونسا کینڈیڈا میں بیٹھا ہوا ڈاکٹر ہے کہ جس نے قادری صاحب کو پاکستان کے عوام کیلئے اتنا بڑا مجلس محبت کا لگا دیا، عوام جو ہے، عوام کو تو انہوں نے اللہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا سردی میں اور خود بہت بڑے ایک لگژری کنٹینر میں، جس میں ڈبل بیڈ بھی پڑا ہوا ہے، جس میں اون بھی ہے، جس میں جناب ہر قسم کی Facilities ہیں، اس میں انہوں نے آرام فرما کے اور صبح گیارہ بجے جناب سپیکر صاحب، پھر تازہ دم ہو کے آئے۔ جناب سپیکر صاحب، میں خود اپنی مثال دیتی ہوں کہ میں پاکستان پیپلز پارٹی کا آج ایک حصہ ہوں جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، اگر کسی کے پیچھے 10 لاکھ لوگ ہوتے ہیں تو جناب سپیکر صاحب وہ آتا ہے، اپنی جو تنظیم ہوتی ہے، اپنی پارٹی ہوتی ہے، اس کو رجسٹرڈ کرتا ہے اور پھر اس کے بعد پرائم منسٹر کی یا پریزیڈنٹ کی یا کسی اور منسٹری کی وہ خواب دیکھتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، قادری صاحب جو ہیں، وہ اتنے شارٹ کٹ میں آ کے کہتے ہیں کہ مجھے پرائم منسٹر بنا دو، کس کھاتے میں آپ کو پرائم منسٹر بنادیں؟ جبکہ پاکستان پر جب برا وقت آیا، جب

زلزلے آئے، جب یہاں پر ہر قسم کی ہم لوگوں پر تکالیف آئیں، اس وقت پاکستان کی تمام اسمبلیوں نے، نیشنل اسمبلی نے، سینٹ نے، تمام پارٹیوں نے پاکستان کا ساتھ دیا، اس وقت تو یہ کینیڈا میں بیٹھ کے مزے کر رہے تھے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں آج یہاں پر اپنی تمام پارٹیوں سے یہ درخواست کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب، ہم پاکستان پیپلز پارٹی کے لوگ پاکستانی عدلیہ کا احترام کرتے ہیں اور ہم سر جھکا کے عدالتوں میں جاتے ہیں جناب سپیکر صاحب، چاہے ہمیں کوئی بھی قربانی دینی پڑے لیکن جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ ٹائم فریم جو ہے، وہ بالکل مشکوک ہو گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس کے باوجود ہم قربانیاں دیتے رہیں گے، ہم عدالتوں کا احترام کرتے رہیں گے، ہم افواج پاکستان کا احترام کرتے رہیں گے لیکن جناب سپیکر صاحب، صرف مجھے ایک سوال کا جواب قادری صاحب دیدیں کہ جب دو مہینے الیکشن میں رہ گئے ہیں، دو مہینے کیسز ٹیکر گورنمنٹ کے رہ گئے ہیں، الیکشن کیلئے تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں، چیف جسٹس آف پاکستان یہ کہہ رہے ہیں کہ انتخابات اپنے وقت پر ہونے چاہئیں تو جناب سپیکر صاحب، قادری صاحب تمام لوگوں کو، خاص کر پھر ان کی یہ دیکھ لیں کہ ایک لاکھ 70 ہزار Followers جو ہیں، وہ ان کے اپنے ہیں اور وہ بھی پورے نہیں آئے جو کہ 40، 50 ہزار کی جو Strength ہے، وہ ان کے پورے Followers کی بھی نہیں ہے اور جو خواتین ہیں، جو اپنے گھر سے بچوں کو لیکر آئی ہیں، وہ پاکستان کے عوام نہیں ہیں، وہ ان کی یونیورسٹیوں کے ٹیچرز ہیں، وہ ان کے اپنے Followers ہیں جن کو وہ یونیورسٹیوں میں، جو ان کی یونیورسٹیوں میں پڑھاتے ہیں اور جو ان کی یونیورسٹیوں کا ایک حصہ ہیں جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہی یہ اخلاقی طور پر ان کو تورات کو چلا جانا چاہیے تھا کہ جب ان کے اپنے Followers، جو ان کی یونیورسٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں، جو ان کی ہر بات پر لبیک کہتے ہیں، وہ بھی رات کو تقریباً گوی 25، 30 ہزار تک نہیں پہنچتے تھے اور سب سے بڑی بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب کہ ایک شخص جو کہ میں اس کو یہ کہو گی کہ سڑک پر بیٹھا ہوا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے سب کو ساقہ کر دیا ہے، چیف جسٹس آف پاکستان سے میں یہ ریکوریسٹ کرواؤں گی کہ اس آدمی کو گر قمار کیا جائے، اس آدمی کو، غیر آئینی غیر قانونی طور پر بات کرنے والے کو گر قمار کر کے اس سے پوچھا جائے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جو ہمارے منسٹرز صاحبان یہ کہتے ہیں کہ فنڈنگ کہاں سے آرہی ہے جناب سپیکر؟ ہمیں فنڈنگز کا بتایا جائے کہ یہ فنڈنگ ان کے پاس کہاں سے آرہی ہے جو کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم 100 دن بھی دھرنا دیئے اور آج جب ایک بات کہی گئی تو انہوں نے قوم کو مبارکباد دی، یعنی جمہوریت

کو 'ڈی ریل' کرنے، پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کیساتھ جتنے بھی اتحادی ہیں اور ان کیساتھ جو اپوزیشن میں ہیں، وہ کسی طور پر بھی جمہوریت کو 'ڈی ریل' نہیں ہونے دیں گے، ہم عدلیہ کا احترام کرتے ہیں لیکن قادری کے Against جناب سپیکر صاحب، میں آخر میں گورنمنٹ سے یہ اپیل کرونگی کہ وہ ہماں پر ایک قرارداد مذمت لیکر آئے اور قادری صاحب کیلئے ایک مذمتی قرارداد جو ہے، کہ کسی شخص کو اختیار نہیں کہ وہ باہر سڑک پر بیٹھے، ہمیں سابقہ کہہ دے جناب سپیکر۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شکریہ، تھینک یو۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، محترم محترم بولیں تاکہ سب کو، آپ کی پارٹی کے بندے بھی کریں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ان کے بعد، ان کے بعد۔

مفتی کفایت اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور محترمہ نگہت نے چونکہ وہ ماحول ایسا بنا دیا تو اب بغیر شعر کے مناسب نہیں ہوگا۔ میرے پاس ایک بہت بڑے جمہوری شخص اور شاعر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! مفتی صاحب شعر فرما رہے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: ہمارے استاد کی حیثیت رکھتے ہیں، نوابزادہ نصر اللہ خان، ان کے چند اشعار میں آپ کی نذر کرتا ہوں:

اب دل میں نہیں اپنی کسی بات کی خواہش	نہ شوق حضوری نہ ملاقات کی خواہش
صحرا ہے کھڑی دھوپ ہے لوچلتی ہے پھر بھی	بارش کی تمنا ہے نہ برسات کی خواہش
زاہد وہ وظیفے میں اضافے کی تمنا۔۔۔۔۔	
محترمہ نگہت یا سمین اور کرنزی: واہ قادری صاحب۔	

(تالیاں)

مفتی کفایت اللہ: زاہد وہ وظیفے میں اضافے کی تمنا

ہم وہ کہ طلبگار تھے انوار سحر کے

کب کر دے کسی ایک ہی سیاہ رات کی خواہش

اس دلیں میں جمہوری روایات کی خواہش

لیکن یہ تھی ہر دور میں حالات کی خواہش

ہم خاک نشین کوئی سیاست میں نہ آتے

ایک جرم ہے یہ جس کی تلافی نہیں ممکن



جناب سپیکر: بہت اعلیٰ، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! آپ لوگ محظوظ نہیں ہو رہے ہیں، اتنی اچھی وہ ہو رہی ہے۔

مفتی کفایت اللہ: آج کا دن اس لحاظ سے بہت زیادہ تاریخی دن ہے کہ آج دوبارہ ایک دفعہ اداروں کے درمیان ایک ٹکراؤ کی پوزیشن پیدا ہو گئی ہے۔ مجھے تو اس پر زیادہ بات نہیں کرنی لیکن کیا یہ کوئی Pre-planned تو نہیں ہے کہ قادری صاحب کو وہی وقت بتا دیا جاتا ہے جو ساعت کا وقت ہے اور یہ کوئی ایسا تو نہیں کہ اس کو بتا دیا کہ دوران تقریر آپ کو مبارکباد پیش کرنے کا موقع ملے گا؟ میں کہتا ہوں خدا نہ کرے ایسا ہو، اگر ایسا ہے تو پھر بہت ساری وضاحتیں شروع ہونگی۔ طاہر قادری صاحب کو یہ بتانا ہو گا کہ وہ طاہر قادری ہیں یا طاہر کیانی ہیں؟ (تالیاں) اور اگر خدا نخواستہ ایسا ہے تو وہ افواج جن کا ہم احترام کرتے ہیں، قدر کرتے ہیں، ان کو اپنی پوزیشن واضح کرنا پڑے گی۔ کوئی افتاد آگئی ہے، دو مہینے بعد تمام کے تمام لوگ انتخابات میں جا رہے ہیں اور انتخابات ہی واحد راستہ ہے کہ اس میں تولا جائے کہ ہم نے کس طرح Deliver کیا ہے؟ عوام کی عدالت سب سے بہتر عدالت ہے اور اس کو موقع دیا جانا چاہیے تاکہ وہ جا کر عوام کی عدالت میں لوگ جائیں اور ہماری جمہوریت ’ڈی ریل‘ نہ ہو۔ جناب سپیکر، ان کا نعرہ "سیاست نہیں ریاست بچاؤ" آپ مجھ سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں، آپ ایک بہت پرانے پارلیمنٹیرین ہیں کہ یہ نعرہ سب سے پہلے ایوب خان نے لگایا تھا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ گیارہ سال ایوب خان نے لگا دیئے، تین سال یحییٰ خان نے لگا دیئے، پھر جنرل ضیاء الحق نے یہ نعرہ لگا دیا اور آخر میں پرویز مشرف نے لگا دیا۔ ٹھیک ہے وہ نعرہ، یہ نہیں ہو گا، مفہوم یہ ہے لیکن مجھے ان غیر جمہوری ادوار میں بتا دیا جائے کہ کیا ریاست بچ گئی ہے؟ میں یحییٰ خان کے دور کو Quote کروں گا اور بتانا چاہوں گا کہ یحییٰ خان کے دور میں مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا ہے اور ضیاء الحق صاحب کے دور میں ہم نے سیاچین کا ایک بہت بڑا علاقہ گنوا دیا ہے۔ جب ایوب خان، یحییٰ خان، ضیاء الحق اور مشرف کے دور کے اندر ریاست بچانے کا کوئی راستہ نہیں رہا، ریاست گنوا دیا اور قائد اعظم محمد علی جناح کا پاکستان تباہ ہو گیا، ختم ہو گیا تو اس کے پھر معنی یہ ہیں کہ اگر ریاست بچی ہے تو ان جمہوری لوگوں کی وجہ سے بچی ہے، ان کی قربانیوں سے بچی ہے۔ اگر یہ ریاست کی بات نہ ہوتی تو ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی نہ ہوتی، اگر یہ ریاست بچانے کی بات نہ ہوتی تو بینظیر بھٹو کو پھانسی نہ ہوتی اور آج میں فخر سے کہتا ہوں کہ اگر ریاست بچانے کی بات نہ ہوتی تو بشیر

بلور زندہ ہوتا، وہ شہید کبھی نہیں ہوتا۔ (تالیاں) مجھے بہت زیادہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو بیس گھنٹوں کیلئے عوام کی رائے کو تسلیم نہیں کیا گیا، جو بیس گھنٹوں کیلئے اور جب ہم مثال دیتے ہیں کہ ہمارے قریب ایک جمہوریہ ہے اور وہاں پر سخت حالات بھی آئے ہیں، بھارت کے اندر لیکن انہوں نے انیک نہیں کیا اور وہاں جمہوری پر اس میں چل رہا ہے، لوگ Mature ہو گئے، پھر ہمارے اوپر کونسی افتاد آگئی ہے کہ ہماری رائے کا احترام نہیں کیا جاتا؟ جب رائے کا احترام نہیں ہوتا تو ملک دولت مند ہوتا ہے اور آج بہت زیادہ سازش کے ذریعے، جب بھی کسی ملک کو دولت مند کیا جاتا ہے تو پہلے اس کے بانی کو متنازعہ بنایا جاتا ہے، اس کے بانی کے خلاف بات کی جاتی ہے، لوگوں کا پریشر ٹیسٹ کیا جاتا ہے کہ ہم جب قائد اعظم کے بارے میں بات کریں گے تو لوگوں کا کیا Response ہو گا؟ اگر یہ لوگ خاموش ہو گئے تو کل دھڑلے سے بات کریں گے اور پھر وہ کہیں گے کہ جو شخص خود ایسا تھا، اس نے جو ملک بنایا ہے، وہ بھی ایسا ہے، اس طرح وہ ملک کو توڑنے کی بات کریں گے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ابھی کچھ لوگ زندہ ہیں، ابھی کچھ لوگ اس ملک سے زیادہ اخلاص کرنے والے ہیں اور ان شاء اللہ یہ جمہوری جماعتیں، یہ جمہوری سسٹم، جب تک ان کا ایک کارکن بھی زندہ رہے گا، پاکستان کا کوئی بھی بال بھیگا نہیں کر سکتا، ان شاء اللہ العزیز۔

(تالیاں)

جناب سپیکر، "سیاست نہیں ریاست بچاؤ"، اس نعرے میں مجھے بو آتی ہے اور وہ بو بھی غیر جمہوری ہے۔ آج میں معذرت سے کہتا ہوں، عمران خان جب آیا تو ان کو اس طرح آزما گیا کہ یہاں پر Dual system نظام ہے، کبھی پیپلز پارٹی آتی ہے، کبھی مسلم لیگ والے آجاتے ہیں، وہ اس نظام کو توڑنا چاہتے ہیں، یہاں تیسری قوت کو پیدا کرنا چاہتے ہیں، یہی کام ضیاء الحق نے کیا اور ضیاء الحق جب یہ کام کر رہا تھا تو اس نے حکومت کو بھی استعمال کیا، ریاست کو بھی استعمال کیا، فوج کو بھی استعمال کیا اور پیپلز پارٹی کا وہ مقابلہ کرنا چاہتا تھا لیکن اگر آج عوام پیپلز پارٹی کیساتھ ہیں تو آج بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ کوئی امر پیپلز پارٹی کو ختم نہیں کر سکا، کوئی جمہوری پارٹی کو ختم نہیں کر سکا۔ (تالیاں) آج بھی وہ زندہ ہے اور ان شاء اللہ ان کو بتادینا چاہیے کہ وہ زندہ رہیں گے اور آپ کا ایجنڈا پورا نہیں ہو گا۔ جناب سپیکر، خطے کی پوزیشن آپ کو معلوم ہے، امریکہ بھاگنا چاہتا ہے اور امریکہ 2014 کے اندر بھاگ جائیگا، امریکہ کو ہم جمہوری لوگ پسند نہیں ہیں، وہ بنگلہ دیش ماڈل کے لوگ لانا چاہتے ہیں، جس میں کوئی نیچ میٹھا ہو، ریٹائرڈ جرنیل میٹھا ہو، جس کے اندر کوئی بیورو کریٹ میٹھا ہو اور وہ دو سال کی ریلیف مانگنا چاہتا ہے تاکہ 2014

میں جو امریکہ افغانستان سے بھاگ رہا ہے، نڈر پختونوں کا مقابلہ کرتے کرتے ان کو 'شلٹر' دے دیا جائے۔ ویتنام کی طرح بدنامی سے وہ پختنا چاہتا ہے اور اس کیلئے پاکستان کو استعمال کیا جاتا ہے۔ میں داد دیتا ہوں تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے اکابرین کو کہ جو آپس میں مختلف ہیں لیکن آج اس موقع پر وہ ایک ہیں، وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم غیر جمہوری سسٹم کو یہاں رائج نہیں ہونے دینگے۔

(تالیاں)

جناب محترم قادری صاحب! آپ تو شیخ الاسلام ہیں، میں آپ کے بارے میں بولو لگا تو لوگ کہیں گے کہ مولوی دوسرے مولوی کے بارے میں بولتا ہے لیکن میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ کس طرح آپ 40 ہزار آدمیوں کو 18 کروڑ عوام کی تقدیر حوالہ کرتے ہو؟ آپ کے 40 ہزار آدمی تو مجھ جیسا کمزور آدمی جو کہ میں مولانا فضل الرحمان کا ایک چھوٹا سا ورکر ہوں، وہ بھی جمع کر سکتا ہوں تو ہر ایک ایسا آدمی جو ایم این اے بنتا ہے، اس کے پاس 40 ہزار لوگ ہوتے ہیں، جو ایم پی اے بنتا ہے، اس کے پاس 20 ہزار لوگ ہوتے ہیں، اگر دو ایم پی ایز مل کر چڑھائی کریں تو کیا سسٹم کو تباہ کر دیا جائے؟ نہیں، میں پاکستان کے عوام کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جب اس نے 50 لاکھ کا دعویٰ کیا تو لوگ نہیں آئے، لوگوں نے یہ بتا دیا کہ قادری ایجنڈا منظور نہیں، امریکی ایجنڈا منظور نہیں، یہاں عوامی ایجنڈا چلے گا ان شاء اللہ العزیز۔

(تالیاں)

انتہائی قابل احترام جناب سپیکر، ہم محترم قادری صاحب سے کہتے ہیں کہ یہ آپ کا ملک ہے، آپ کو اختیار ہے کہ آپ یہاں پر آکر سیاست لڑیں لیکن پہلے اپنے آپ کو تو لیں تو سہی کہ آپ کا حجم کتنا ہے؟ یہاں 120 جمع پارٹی ارکان قومی اسمبلی ہیں پیپلز پارٹی کے پاس اور ان کے لیڈر کا نام آصف علی زرداری ہے اور 91،90 لوگ ہیں میاں نواز شریف کے پاس، اس طرح کے 53 لوگ ہیں Q والوں کے پاس، اس طرح کے 25 لوگ ہیں ایم کیو ایم کے پاس، اس طرح 15 لوگ ہیں اے این پی کے پاس، 10، 11 ہمارے پاس ہیں، ہر ایک آدمی کو تو لایا گیا ہے، کسی کے پاس ایک ہے یا دو ہیں، چاہیے کہ جو لوگوں نے مینڈیٹ دیا ہے، اس مینڈیٹ کے مطابق بات کریں۔ ایک آدمی جس کے پاس کوئی سیٹ نہیں ہے اور اس عمل سے نہیں گزرتا، وہ کس طرح آکر بد معاشی کرتا ہے؟ وہ کتنا ہے میں گولی نہیں چلاتا، وہ کتنا ہے میں گملا نہیں توڑتا، وہ کتنا ہے میں شیشہ نہیں توڑتا لیکن آپ کا یہ عمل پاکستان کے اس آئین کے خلاف ہے، آپ کا عمل غیر آئینی ہے اور ان شاء اللہ آپ بیٹھے رہو، اس روز وقت آئے گا کہ یہ سارے عوام چلے جائیں گے، قادری اکیلا رہے گا اور

معلوم ہو جائے گا کہ آئینی حکومت چلے گی، غیر آئینی حکومت نہیں چلے گی۔ (تالیماں) جناب سپیکر، میں مانتا ہوں، ہمارے اندر کمزوریاں ہیں، میں مانتا ہوں کہ ہمارے اندر کمزوریاں ہیں لیکن ہمارے درمیان مختلف زبانیں بولنے والے لوگ ہیں، ہمارے درمیان مختلف وحدتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں، مختلف برادریوں کے لوگ ہیں، ہم کس طرح اکٹھے ہونگے؟ ہر ایک آدمی اپنی الگ سوچ رکھتا ہے لیکن یہ جو آئین پاکستان ہے، یہ ہمارے درمیان ایک میثاق ملی ہے، ایک قومی معاہدہ کیا ہے، ہم سب لوگوں نے 1973 کے آئین پر تمام جماعتوں نے مل کر Sign کر دیا کہ ہمارے جھگڑے کا، نزاع کے ختم ہونے کا ذریعہ آئین ہے۔ آج اگر کوئی جمہوری آدمی آکر آئین کو بلڈوز کرتا ہے، وہ بھی قابل مذمت ہے اور غیر جمہوری آدمی، کوئی جرنیل آکر یہ کام کرتا ہے تو وہ بھی قابل مذمت ہے اور آج محترم شیخ الاسلام یا طاہر القادری میرے آئین پر پاؤں رکھتا ہے، میں عرض کرتا ہوں، یہ آئین قرآن تو نہیں ہے لیکن قرآن و حدیث کے بعد، فقہ کے بعد یہ سب سے مقدس دستاویز ہے اور میں جیسے جی کسی کو یہ اجازت نہیں دوں گا کہ یہ پامال کرے۔ (تالیماں) جناب سپیکر، انہوں نے یہ کہا تھا کہ آپ کیا کرو؟ آپ نگران وزیراعظم بناتے ہو تو آپ فوج سے پوچھو، آپ نگران وزیراعظم بناتے ہو تو آپ نج سے پوچھو۔ اس وقت مجھے اندازہ لگ گیا تھا کہ یہ Mutual understanding ہے، اٹھارہویں ترمیم کے تحت یہ بتایا گیا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس یہ دونوں عوامی نمائندے ہیں، یہ دونوں مل کر نگران سٹیٹ اپ تشکیل دیدیں گے۔ کیا ہم اتنے نااہل ہو گئے کہ نگران وزیراعظم نہیں لاسکتے؟ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ملک، صدر زرداری جب صدر تھا، یہ کہا گیا کہ یہ Powers delegate نہیں کرے گا، پارلیمانی جمہوریت کیلئے خطرہ ہے تو وہی زرداری نے ساری پاورز گیلانی کو دے دیں اور یہ بتا دیا کہ پاور کی بات نہیں ہے، (تالیماں) ہم پارلیمانی نظام کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں، پھر ایک موقع ایسا بھی آیا کہ بتایا گیا Autonomous body بنادو ایکشن کمیشن کو، ایک غیر متنازعہ شخص کو لایا گیا، اختیار بھی اس کے پاس ہے، یہ گویا پیپلز پارٹی نے اپنے پاؤں پر کھڑا مارا لیکن عوام کیلئے، پاکستان کیلئے انہوں نے اس کو بھی برداشت کیا۔ (تالیماں) جب ہم اپنی پاورز کو Delegate کر لیتے ہیں، وزیراعظم کو دیدیتے ہیں، پارلیمانی نظام کو مستحکم بنا دیتے ہیں، b (2) 58 وہ جو ہمارے پاس ایک کھلاڑی تھی، وہ واپس ہو گئی ہے، عوامی نمائندے کے پاس آگئی ہے اور ساتھ ساتھ اگر ہم ایک آزاد ایکشن کمیشن تشکیل دیتے ہیں تو قادری صاحب! ہم آسانی سے بیٹھ کر ان شاء اللہ نگران وزیراعلیٰ، نگران وزیراعظم بھی بنائیں گے، آپ

کی باری نہیں آئے گی ان شاء اللہ العزیز، آئین کے مطابق ہوگا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں، میرے ساتھی ناراض نہ ہوں، بلوچستان کے حالات میں وہاں گورنر راج نافذ کر دیا گیا۔ جب ہم نے گورنر راج نافذ کر دیا تو ہم بلیک میل ہو گئے، ہمارے اندر ایک راستہ پیدا ہو گیا، وہاں اچھا حل یہ تھا کہ ہاؤس کے اندر تبدیلی لائی جاتی، ایک وزیر اعلیٰ کو تبدیل کر کے ایک اور وزیر اعلیٰ کو لایا جاتا۔ میں گورنر راج کی حمایت نہیں کر سکتا، میں ان تمام مقتولین کیساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں لیکن ساتھ عرض کرتا ہوں کہ آپ کے دکھوں کا مداوا بھی جمہوری سسٹم کے اندر ہے، جمہوری سسٹم کے علاوہ کوئی مداوا نہیں ہے لیکن یہ نہ سمجھا جائے کہ خیر پختہ نخوا ہے، یہاں کوئی مائی کالال گورنر راج لائے گا، ان شاء اللہ ایک دن بھی حکومت پہلے نہیں چھوڑیں گے، گورنر راج نہیں چھوڑیں گے، ان شاء اللہ العزیز۔

(تالیاں)

جناب سپیکر، پاکستان آگے جا رہا ہے، ترقی کر رہا ہے، مزید Mature ہو رہا ہے، یہ اور آگے جا رہا ہے، کچھ نادیدہ قوتیں اس کو آگے نہیں جانے دیتیں۔ میں آج تمام لوگوں کی طرف سے جھولی پکڑ کر نادیدہ قوتوں سے کہتا ہوں کہ خدا کیلئے ہمیں تربیت لینے دو، ہمیں مذہب ہونے دو، جمہوریت ہمیں دے دو، جمہوریت اگر نہیں ہے تو ہمارے پاس کونسا راستہ ہے؟ اس ملک کو اگر بچانا ہے تو وہ جمہوری راستہ ہے اور ان شاء اللہ العزیز جمہوری راستے کے ذریعے یہ بچے گا۔ ہم ان کی خواہشات کو مکمل نہیں ہونے دینگے ان شاء اللہ العزیز۔ جناب سپیکر، میں آخر میں اس موضوع کے مطابق ایک اور شعر آپ کی نذر کرنا چاہتا ہوں اور ان لوگوں کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ جو ہماری اسمبلی کے دنوں کو گنتے ہیں، ان شاء اللہ 16 مارچ کو جائینگے، جشن منا کر جائیں گے ان شاء اللہ، جشن منا کر جائیں گے (تالیاں) اور ان قوتوں کو، ان قوتوں کو یہ عرض کر دیتا ہوں، نوٹ کر دیا جائے، ایک ایک لفظ کا ایک مطلب ہے، نوٹ کر دیا جائے اور وہ یہ کہ یہ شہیدوں کی سرزمین ہے، یہ مجاہدین کی سرزمین ہے، ہمیں آگے بڑھنے دیا جائے، ہمیں تاریک اندھیروں میں نہیں رکنا چاہیے، نہیں، واپس کرو، آپ ظالم ہو، ان ظالموں کو اعلان کرتا ہوں۔

ظالم کو اگر ظلم کا انعام دیا جائے

اس حادثہ وقت کو کیا نام دیا جائے

میخانہ کی توہین ہے رندوں کی ہتک ہے

نااہل کے ہاتھوں میں اگر جام دیا جائے

وَآخِرُ الدَّعْوَانِ اَنْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ یہ چونکہ ایٹو ایسا اٹھا گیا ہے کہ تمام پارٹیوں کے بڑے پارلیمانی لیڈرز کو موقع دے رہا ہوں تو نماز کا وقت بھی ہو گیا ہے، آپ سب بولیں گے لیکن وہ میداد خیل صاحب بہت پہلے کھڑے تھے۔ آج تلخ باتیں نہیں ہوئیں اپنے درمیان، خالی اس ایٹو پر بات کرنی ہے تو وہ بھول جائیں پرانی بات اور Criticism اپنے درمیان نہیں کریں گے آج۔ اذان میں کتنا اٹم ہے؟ ایک دو منٹ بولیں لیکن جلدی بولیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ایک موقع بعد میں دیدیں۔

جناب سپیکر: دیدیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی نصیر محمد خان! آپ ابھی کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: میرا مطلب ہے کہ اگر اذان ہو گئی تو نماز کے بعد باقی بول لوں گا، اگر اس سے پہلے ختم کر سکا تو پہلے ختم کر لوں گا۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، مالہ د فلور را کرے دے۔

جناب سپیکر: آپ نماز کے بعد پڑھیں، وقت ختم ہے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چلیں بولیں جی، بولیں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، آج پہلے ایک اہم مسئلہ توجہ دلاؤ نوٹس کے ذریعے آپ کے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرا دیا ہے لیکن وقت اور حالات کے پیش نظر میں پوائنٹ آف آرڈر پر وہ مسئلہ آپ کے اور پورے ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہ رہا ہوں۔ جناب سپیکر، اس وقت ہمارے صوبے میں یونیورسٹیوں کیلئے وائس چانسلرز کی تعیناتی کا مسئلہ درپیش ہے۔ جناب سپیکر، اس سلسلے میں حکومت نے ایک سرچ کمیٹی بھی بنائی تھی جنہوں نے شارٹ لسٹنگ اساتذہ کی کرنا تھی، جو قابل ہیں وائس چانسلر بننے کے۔ جناب سپیکر، ایک اہم مسئلہ اس میں یہ درپیش آیا کہ حکومت نے جو سرچ کمیٹی بنائی، اس میں ان ممبران کو لیا گیا جو Already خود اس پوسٹ کیلئے امیدوار تھے۔ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی سرچ کمیٹی کی بات ہو گئی جی، اس کا جواب نہیں ملے گا اس وقت، بس آپ کے دل کی جو تمنا تھی وہ پوری ہو گئی۔

The Sitting is adjourned for twenty minutes for prayers and tea break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسندِ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب قلندر خان لودھی صاحب۔

جناب نصیر محمد میداخیل: سر! میرا وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہغہ بس ختم شو جی سنا۔ قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں مشکور ہوں جناب سپیکر کہ آپ نے مجھے فلور دیا۔ جناب

سپیکر، آج بڑا اہم دن ہے، اس پر ایک بڑی لانگ مارچ بھی ہو رہی ہے اور اس پر سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ

بھی آیا، میرے دوستوں نے بھی باتیں کیں اور معزز اراکین نے بھی اس پر اپنی رائے دی۔ جناب سپیکر،

میں پہلے آپ کو ایک واقعہ، ایک بات بتاتا ہوں اس فلور پر کہ ایک گاؤں میں نمبردار تھا تو اس کا بڑا، صحت

تھی اس کی، تو وہاں اس کے پڑوس میں ایک لڑکا تھا، وہ تھوڑا پڑھ لکھ گیا تو اس نے ایک دن اپنی ماں سے

سوال کیا کہ یہ نمبردار اگر مر جائے تو اس کے بعد کون بنے گا؟ اس نے کہا کہ اس کا بیٹا بنے گا۔ اس نے کہا کہ

اگر یہ بھی مر جائے تو پھر کون ہوگا؟ اس نے کہا کہ اس کا پوتا بنے گا۔ اس نے پھر آگے پوچھا تو اس کی ماں نے

اس کو جواب دیا کہ یہ سبھی مر جائیں تمہیں نمبردار کوئی نہیں بنائے گا۔ جناب سپیکر، میرے کہنے کا مطلب

یہ ہے کہ یہ جمہوری قوتیں جو ہیں، یہ جمہوری پارٹیاں جو ہیں، جو اتنے ملکوں میں ہیں، انہوں نے اقتدار میں

آنا ہے، انہوں نے اقتدار میں رہنا ہے اور پھر یہ کہنا کہ یہ سب لوگ کرپٹ ہیں، یہ سب نااہل ہیں تو یہ

اٹھارہ کروڑ لوگوں کو گالی دینی ہے جو کہ یہ اٹھارہ کروڑ لوگوں نے ان کو بنائے اپنے نمائندے، یہ ووٹ ویسے

تو نہیں پڑ جاتے، یہ لوگ ڈالتے ہیں تو جو لوگ (گالی) دیتے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ وہ نمائندے کو نہیں

دیتے ہیں، یہ ان کو دیتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر کہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ آپ کی گورنمنٹ

نے جو بڑا اچھا Step لیا سوات والوں کیساتھ، صوفی محمد کیساتھ مذاکرات ہوئے، بڑے اچھے کامیاب

مذاکرات ہوئے، یہاں پشاور میں بڑے اس کیساتھ ڈائلاگ ہوئے، بڑے کامیابی سے ہو گئے لیکن کبل

کے میدان میں اس نے یہ بتانے کیلئے کہ میں نے گورنمنٹ کیساتھ کیا معاملات کئے ہیں، یہ بتانا وہ چاہتا تھا،

لوگ جمع ہو گئے کہ یہ کیا بات کرے گا، اتنے عرصے کے بعد افغانستان سے، ادھر سے آیا ہے اور بہت

سارے لوگ چونکہ اس کیساتھ مارے بھی گئے افغانستان میں، تو وہ لوگوں کا کچھ اور فہم تھا، وہاں جب آیا تو

میں بڑے اچھے طریقے سے ٹی وی پر دیکھ رہا تھا جناب سپیکر، وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا، جب اس نے میدان پر نظر

ڈالی، اس نے دیکھا کہ اتنے بڑے لوگ ہیں تو وہ چلنا شروع ہو گیا، میرا خیال ہے کسی اور نے بھی اس کو نوٹ کیا ہوگا، وہ اس وقت چلنا شروع ہو گیا تو میں نے اسی وقت سوچا کہ اس کے دماغ میں فتور آ گیا، یہ چلا گیا، بس اب یہ نکل گیا، تو جناب سپیکر، اب یہ ایک جلسہ کر کے طاہر القادری صاحب نے اس کے بعد اتنا بڑا مسئلہ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک طرف اگر کوئی بات کرتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ، ہماری Writ کو چیلنج کر دیا تو یہاں یہ میں گورنمنٹ سے پوچھنا چاہتا ہوں، پنجاب کی گورنمنٹ سے، فیڈرل گورنمنٹ سے کہ آیا اس نے Writ کو چیلنج نہیں کیا؟ ٹھیک ہے کہ ایک آدمی اصلاحات کی بات کرتا ہے، ریفرمز کی بات کرتا ہے، وہ کوئی بھی کر سکتا ہے، اچھی بات کوئی بھی کر سکتا ہے، اس میں آدمی سوچتا ہے لیکن یہ کیا بات ہوئی کہ جب اور جہاں جہاں وہ ایک Step آگے بڑھتا ہے تو اس کے ذہن میں اور فتور آ جاتا ہے اور اس کو آگے Allow کیا جاتا ہے۔ ٹھیک ہے جو مرضی ہے، اب وہ کہہ رہا ہے، یہاں جب پہنچا ہے، چونکہ میری پارٹی جو بڑی مصلحت والی اور جمہوری پارٹی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ملک میں ترقی ہو، ملک چلے اور جنگ وجدل سے یہ بچ جائے تو اسلئے انہوں نے دو دفعہ اس کیساتھ مذاکرات کئے، سب لوگوں نے دیکھا۔ ہم نے اپنی پارٹی سے، 3 تاریخ کو ہماری میٹنگ تھی، ہم نے پوچھا جی کہ آپ کیوں اس سے ملے ہیں؟ وہ اتنا بڑا ہے کہ آپ چوہدری یا اتنے بڑے پارٹی کے ہیڈ؟ اور ایک Say ہے آپ کا پنجاب میں، تو چوہدری صاحب نے جواب دیا کہ اگر میں اس کو نہ ملوں تو اس سے کون ملے گا؟ اس کو روکنا تو ہے، اس کو بٹھانا تو ہے، اس ملک کو ٹکراؤ سے بچانا تو ہے۔ یہ لوگ ہمارے تنگ ہیں، اپنے اپنے مسئلے ہیں ہر ایک کی، طاہر القادری کے پیچھے کوئی نہیں آئے گا، لوگوں کی اپنی پریشانیوں ہیں ہر ایک کی، کسی کی منگائی کی ہے، کسی کی کس کی ہے، کس کی کس کی ہے تو اس کے پیچھے یہ لوگ جمع ہو جائینگے تو ہم اس کو تھوڑا سا روکنا چاہتے ہیں۔ پھر دوبارہ انہوں نے کوشش کی، ابھی اس نے وعدہ کیا تھا کہ میں اسلام آباد آؤں گا تو میں چوہدری صاحب سے مذاکرات کروں گا، چاہے وہ گورنمنٹ میں ہے یا جو بھی اس کی پارٹی ہے لیکن اس نے یہاں آکر اس کی نیت ہی خراب ہو گئی ہے۔ اب دیکھیں جناب سپیکر، کتنی بڑی ظلم کی بات ہے، امام عالی مقام، ان کا مقام اور یہ کہہ رہا ہے کہ یہ کربلا کا میدان ہے۔ اب یہ دیکھیں، یہ قوم، ہماری قوم، خود اس نے ڈائریکٹ کہا، کیا جو کچھ وہ کھا گیا وہ کھا گیا، وہ نہیں دیکھتے کہ اس نے کچھ کھا یا ہے کہ نہیں کھایا، وہ کہتے ہیں مارو اس کو، یہ کھا گیا۔ اب وہ کہتا ہے کہ امام عالی مقام کیسا تھ یہ ہوا، ان کا پانی بند کر دیا، ان کا فلاں بند ہو گیا اور یہ آج فیصلے کا دن ہے۔ بھئی، آپ کدھر اور کدھر ان کی شان، وہاں آپ اپنے آپ کو پہنچا رہے ہیں، کتنا بڑا ظلم ہے؟ پھر جناب سپیکر، اخلاقی کوئی



Bindings ہوتی ہیں، جرات ہوتی ہے، جو کام میں کر سکتا ہوں تو میں کموں کہ میں نے کیا اور جو سپیکر صاحب کی مربانی سے ہوتا ہے تو مجھے اخلاقی جرات ہونی چاہیے کہ میں یہ کموں کہ یہ کام مجھے سپیکر صاحب نے کر کے دیا یا یہ انہوں نے کیا یا میرے چیف منسٹر نے کیا۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ سب کو اپنے لیبل لگائیں، اب وہ تقریریں، وہ امام ہیں، شیخ الاحدیث جو بھی اپنے آپ کو کہتا ہے، مفتی صاحب نے اس کی اچھی تعریف کر دی ہے، میں Repetition میں نہیں جاتا تو وہ اسلئے اتنی بڑی باتیں کرنے کے بعد جب سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا، جو چھ مہینے، سال پہلے سے ایک کیس چل رہا ہے، تو سپریم کورٹ Supper ہے، وہ سپریم ہے جو بھی فیصلے کرتی ہے، جس وقت اس کا فیصلہ آگیا، اتفاقاً فیصلہ اس دن آگیا جس دن اس کا بھی کیس لگ گیا، تو اس کو چاہیے تھا کہ، گورنمنٹ میں یہ کمی تھی، وزیراعظم میں یہ کمی تھی، یہ بات تھی، ان کے سامنے یہ رکھتا، اس کی گرفتاری کا آرڈر آگیا، یہ کہتا ہے کہ مبارک ہو، بھئی کس چیز کی مبارک ہو؟ لوگوں کو تو پتہ نہیں تھا، ٹی وی تو نہیں دیکھ رہے تھے، اس نے یہ تاثر دیدیا کہ میری وجہ سے وزیراعظم چلا گیا، کتنا بڑا جھوٹ، کتنا بڑا ظلم اس قوم کیساتھ، کتنا بڑا ڈرامہ، حقیقت کو چھپا رہا ہے اور لوگوں کو لڑا رہا ہے۔ اب اس کے بعد ہر بات پر وہ قسم لے رہا ہے کہ مجھے اکیلا چھوڑ دو گے؟ جاؤ گے نہیں، آؤ بھئی، تم ان لوگوں کو مر واؤ گے، یہاں یہ سردی سے مر جائیں گے، وہ بچے ہیں، وہ عورتیں ہیں اور ایک طرف تم دین کی بات کرتے ہو، دوسری طرف تم نے سب عورتوں کو جمع کر دیا، مرد کم تھے، جلسوں میں تو مرد مزہ کرتے ہیں، تو جب ہر بات میں اس کا اتنا بڑا تضاد ہے لیکن جناب سپیکر، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں صاحب اختیار سے کہ یہ اس کو کس لئے، اگر آخر میں یہ بیٹھ گیا تو اس کے بیٹھنے سے اربوں کا نقصان ہو رہا ہے میری قوم کا، میرے لوگوں کے کاروبار اور وہ غریب جس نے ایک دیہاڑی لگانی ہے اور رات کو اس کا چولہا جلنا ہے، اس کا کون ذمہ دار ہوگا؟ وہ تو اسلام آباد میں نہیں نکل سکتا اپنی مزدوری کیلئے، کاروباری آدمی اپنے کاروبار کیلئے نہیں نکل سکتا اور گورنمنٹ تماشہ دیکھ رہی ہے، پنجاب والی بھی اور پھر اس کے بعد فیڈرل نے یہاں آکر اس کو موقع دیدیا، یہاں یہ بیٹھ گیا، اب یہ بیٹھ گیا تو یہ لوگوں کو قسمیں بھی دے رہا ہے اور قرآن کی وہ سب باتیں بھی بتا رہا ہے اور کر بلا کا واقعہ بار بار، تاکہ مجھے چھوڑ کر نہ جائیں اور جب یہ اتنے دن بیٹھیں گے تو یہ بوجھ کس پر ہے؟ ہم اس ملک کو بنا رہے ہیں یا تباہ کر رہے ہیں جناب سپیکر، اب اس کے بعد یہ ہو گا کیا؟ اگر یہ مذاکرات نہیں کرے گا تو آخر میں گورنمنٹ نے اس کیساتھ نمٹنا تو ہے ہی، تو یہ اگر بعد میں کرنا ہے تو یہ پہلے کیوں نہیں؟ اور ہم کہتے ہیں ہر بات پر جناب سپیکر کہ اس نے Writ کو چیلنج کر دیا، ہماری Writ مانے تو ہم اس

کیسا تھ مذاکرات کرتے ہیں۔ یہ کیا کہہ رہا ہے؟ صدر چلا جائے، وزیر اعظم چلا جائے، اسمبلیاں چلی جائیں، سب کچھ چلا جائے، سب کچھ کر پٹ، سارے کر پٹ، سارے چور اور اس کو کوئی نہیں پوچھتا کہ اس پر کوئی دفعہ نہیں لگتی، کوئی عدالت اس کی بات نہیں سن رہی۔ جن کا اختیار ہے اس ملک پر، وہ اس کو نہیں دیکھ رہا، اس کو چھوڑ دیا، کیوں چھوڑ رہے ہیں؟ جب اس آدمی کو آپ اپنے گاؤں میں، اگر ایک آدمی کو آپ اتنا موقع دیں گے جو اس قسم کا ہو گا تو وہ تو آپ کے منہ کے سامنے آ بیٹھے گا، تو یہ گورنمنٹ نے اس کو اپنے منہ کے سامنے بٹھالیا تو اب اس کو سنبھالنا پڑے گا لیکن اس کا میں مخالف ہوں، اس کے جلوس کو ہی نہیں نکلنے دینا چاہیے تھا، پنجاب گورنمنٹ کو روکنا چاہیے تھا، جلسہ اس نے کر دیا، کر دیا، اس کے بعد دو مہینوں کے بعد الیکشن ہونے ہیں، وہ آئے الیکشن میں اپنے آپ کو ٹیسٹ کرے اور اگر لوگ اسے ووٹ دیتے ہیں تو ٹھیک ہے، وہ بنائے جو کر سکتا ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہم سب تھوڑا تھوڑا اپنی ذمہ داریوں سے ہٹ جاتے ہیں، بعد میں وہ ہمارے گلے پڑ جاتی ہیں۔ جناب سپیکر، اب اس کیساتھ وہاں میری قوم کی سیٹیاں ہیں، بہنیں ہیں، بچے ہیں، معصوم ہیں، ان کو ضرورت ہوتی ہے، دو تین گھنٹے کے بعد کسی کو کیا چیز کی ضرورت ہے، ہر ایک کی اپنی اپنی ضرورتیں ہیں تو اس کے بعد آپ دیکھیں ان سب کو اس نے بلایا، یہ بڑا ظلم ہوا ہے جی، وہ شخص اس ملک کیساتھ بڑا ظلم کر رہا ہے، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، یہ طریقہ نہیں ہے ملک بنانے کا اور نہ ہی اس کو ترقی پر لے جانے کا میرے خیال میں۔ سر، میں اس کے سارے پروگرام کو اسلئے Condemn کرتا ہوں کہ یہ قوم کے سامنے جھوٹ بول رہا ہے، جب آیا تھا تو ریاست بچانے کیلئے، جب اس نے لاہور میں تقریر کی، اس میں کوئی اور بات تھی، اب اور بات ہے اور ہر گھنٹے کی تقریر کے بعد اس کی نئی بات ہوتی ہے۔ تو یہ میری گزارش ہوگی گورنمنٹ سے کہ بجائے اس کے کہ اس کو موقع دے اور اس میں ہمارا اربوں روپے کا نقصان ہو جائے، اس کو ابھی چیک کرے اور اس پر جو بھی دفعہ لگتی ہے، کوئی عدالت اس پر Suo moto لیتی ہے یا خود یہ حکومت کرتی ہے تو اس کو موقع نہ دے، یہ اور گندی ہوگی، یہ تھوڑی سی بات ہوگی، یہ لوگوں کو لڑا دے گا۔ اسلام آباد ہمارا بڑا Sensitive شہر ہے، وہاں بڑا احساس معاملہ ہے، وہاں ہماری Embassies ہیں، ہم دنیا کو کیا منہ دکھائیں گے جناب سپیکر؟ اسلئے آپ کا بھی اختیار ہے، آپ بھی اس پارٹی کے بڑے ذمہ دار ہیں، آپ بھی بیٹھیں، آپ اس بات پہ وہاں ایک صلاح مشورہ کریں، یہ کیا ہو رہا ہے آج؟ اس نے جمع کئے رکھا اگر دو تین دن، تو یہ کسی کی Embassy کو Damage کر دیں گے باہر کی، تو ہم باہر کے ملکوں کو کیا جواب دیں گے؟ جناب سپیکر، اسلئے جو کچھ بھی ہو رہا ہے، یہ قانون کے خلاف

ہو رہا ہے، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، نہ یہ جمہوری طریقہ ہے، نہ یہ اخلاقی طریقہ ہے، نہ یہ کوئی مذہبی ایسا کمال ہے کہ عورتوں کو سامنے، سب کو لے آیا ہے اور وہ بیچاریاں ادھر بیٹھی ہوئی ہیں، کن مصیبتوں میں ہیں، میں اس چیز کی مذمت کرتا ہوں اور میں آپ کا مشکور ہوں کہ مجھے آپ نے اس پر بولنے کا موقع دیا۔  
**جناب سپیکر:** شکریہ جی۔ سردار بابک صاحب! صرف دو منٹ، پارلیمانی لیڈرز کا وہ ہے تو آپ جی۔

**جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم):** شکریہ سپیکر صاحب، ستاسو ڈیرہ زیادہ مہربانی اور ظاہرہ خبرہ دہ زمونہ۔ محترم پارلیمانی لیڈر صاحب بہ پہ دہ بانڈی پہ تفصیل کنبہ خبرہ کوی او دا خنگہ چہی زما نہ مخکنبہ ذکر و شو، نئی ورخ پہ ڈیرو حوالو بانڈی ڈیرہ زیادہ اہمہ دہ او بیا زہ خونہ صرف شکریہ ادا کوم دمفتی صاحب، لودھی صاحب، نکھت بی بی او دہغہ تولو مشرانو چہی پہ دہی موضوع بانڈی ئے خبرہ و کرہ سپیکر صاحب، لہر داسہی چہی دا خومرہ ہاؤس چہی دے، دلنہ ڈیرو زیادہ سیاسی جماعتونہ نمائندگان ناست دی او نن چہی کوم ملگرے یا کوم مشرپاخی، خبرہ کوی، لہر داسہی، ایسا لگتا ہے کہ جو بھی یہاں اٹھتا ہے اور بات کرتا ہے تو میں تو آج یہ محسوس کر رہا ہوں کہ ہم سارے ایک پارٹی کے بول رہے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوریت کی جیت ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہاں پر جمہوریت کے دشمنوں کے جو عزائم ہیں، وہ اب بھی جو ان نظر آ رہے ہیں لیکن اگر دوسری طرف ہم دیکھیں تو اسی بات میں کوئی شک نہیں رہا اور انتہائی خوشی کی بات ہے ساری قوم کیلئے کہ جمہوریت دشمنوں کے مقابلے میں جو جمہوریت کے استحکام اور جمہوریت کی بقا اور مضبوطی کیلئے ساری پولیٹیکل پارٹیز ایک ہی Page پر اور ایک ہی سٹیج پر نظر آ رہی ہیں، یہ جمہوریت کی جیت ہے۔ سپیکر صاحب، ابھی Twitter میں پڑھ رہا تھا تو عجیب عجیب قسم کے Twitters جو ہیں، وہ ہو رہے ہیں۔ 66 سالوں میں اگر دیکھا جائے تو آدھا وقت تو Directly یا Indirectly جمہوریت مخالف قوتوں نے یہاں پر حکمرانی کی ہے لیکن جو جو ٹائم خوش قسمتی سے جمہوریت کو ملا ہے، وہاں پر ٹائم ٹو ٹائم مسائل کھڑے کرنا اور اس طرح کی سازشیں بنانا، اور میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر ذکر بھی ہوا قادری صاحب کا، وہ تو ابھی پاکستان میں جتنی سول سوسائٹیز ہیں، جتنی پولیٹیکل فورسز ہیں، جتنے پولیٹیکل لوگ ہیں، وہ تو (کہتا ہے کہ یہ) Puppets ہیں لیکن ان لوگوں کو جو جمہوریت کے خلاف سازشوں سے باز نہیں آتے، ان کو تو کم از کم یہ سوچنا چاہیے کہ اسی دور حکومت میں کتنی سازشیں ہوئیں اور اس سے پہلے جو ان لوگوں نے اپنے ایک Puppet کو بھیجا تھا، میں نہیں ساری

تو م اسی پر متفق ہے کہ کم از کم وہ Puppet یا ان کا جو کارندہ تھا، وہ تو ناکام ہو چکا ہے لیکن ابھی پھر صبح یہ بتانا کہ آج تو میری تقریر کا جو ایک حصہ ہے، وہ تو مکمل ہو چکا ہے اور ان شاء اللہ کل میں دوسری خوشخبری دوں گا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم سب عدالتوں کا احترام کرتے ہیں، عدالتوں کے فیصلوں کا بھی احترام کرتے ہیں لیکن یہاں جو نکتہ، جو سوالات ابھی اٹھائے جا رہے ہیں، Intention، چہ، نیتوں چہ، ارادوں چہ، تو ہم یہی توقع رکھیں گے کہ ان شاء اللہ جس طرح یہاں پہ لکھا گیا ہے مختلف اداروں کی طرف سے کہ یہاں پہ جمہوریت پہلے گی اور ان شاء اللہ جمہوریت رہے گی یہاں پہ۔ ہمیں پھر بھی امید ہے کہ آگے جا کے بھی ان شاء اللہ جمہوریت کو کوئی نقصان نہیں ہوگا لیکن دیکھنا ابھی یہ ہے کہ ابھی بعض اداروں کی Facebook پر اس طرح کی رائے مانگنا کہ اسی سٹیج پہ پولیٹیکل فورسز کے علاوہ کسی اور کو Rule میں آنا چاہیے؟ 'Yes' or 'No'، تو میں اسی فورم پہ یہ بھی ریکویسٹ کرونگا کہ انتہائی اہم فورم سے Facebook پر اس طرح میسج چلانا اور لوگوں کی رائے مانگنا، پھر اس میں تو کوئی شک باقی ہی نہیں رہا کہ یہ ایک سازش ہے لیکن میں پاکستان کے ساری پولیٹیکل فورسز کو، پاکستان کی ساری جمہوری قوتوں کو نہ صرف مبارکباد دیتا ہوں بلکہ ایک پولیٹیکل ورکر کی حیثیت سے ضرور میں ریکویسٹ کرونگا کہ ابھی وہ ٹائم آگیا ہے کہ پاکستان مزید جمہوریت کے خلاف سازشوں کا متحمل نہیں ہو سکتا، لہذا ہم نے سب کچھ بلانا ہے اور ہم نے ایک پلیٹ فارم پر آنا ہے اور جمہوریت کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہے، اس کے خلاف ہم سب نے اکٹھا ہونا ہے۔ دوسری بات سپیکر صاحب، یہ انتہائی افسوسناک بات ہے، آج کراچی سٹاک ایکسچینج میں 31 billion Pakistani rupees، آج 31 ارب روپیہ ڈوب گیا ہے۔ ان لوگوں کو یہ بھی دیکھنا چاہیے اور یہ بھی سوچنا چاہیے اور اوپر سے ایک بندہ آجاتا ہے اور میں پشتو میں کہونگا کہ ہغہ سرے خو سپیکر صاحب نہ حجرہ پیژنی او نہ جمات پیژنی، تاسو سوچ وکری چہ پہ آئین کبھی د ترمیم خبرہ کوی، مونر خو دا نہ منو چہ ہغہ تہ دا پتہ نشتہ چہ پہ آئین کبھی بہ ترمیم خنگہ کیری؟ پہ الیکشن کمیشن کبھی ہغہ د اصلاحاتو تجاویز ورکوی، مونر خو دا نہ منو چہ ہغہ سکالر یا ہغہ دومرہ عالم سرے دے ہغہ پہ دہی خبرہ نہ پوہیری خو پکار دا دہ چہ ہغہ سرے کہ نن شہرت غواری، زما یقین دا دے چہ ہغہ تہ شہرت ملاؤ شو خو پکار دا دہ چہ ہغہ د پاکستان د قام پہ دہی پوزیشن باندہی، پہ دہی حالاتو باندہی رحم وکری او دا خہ ئے چہ وکریل، پکار دا دہ چہ د ہغہ نہ واپس شی۔ نن گورہ دا خو سپیکر صاحب، دیرہ زیاتہ

واضح خبره ده چې د هغه کوم نمائنده په ټیلي ویشن باندې راځي، هغه وائي چې مونږ خو انقلاب راولو، دلته خو کرپشن ده، دلته خو Mismanagement ده، دلته خو Rule of law نشته، دلته خو انصاف نشته، دلته خو مساوات نشته او عجیبه خبره ده، دا دعویٰ هم کوی سپیکر صاحب چې ما سره کروړونو خلق دی، چې تا سره کروړونه خلق دی، پینځه کاله ته خاموشه ناست وې، آیا دا هم نن دې قوم ته او وایه چې دا دومره وړانې په دې درې میاشتو کې راغلو، آیا تا دا فیصله پینځه کاله مخکې ولې نه کوله؟ تا سره چې د پاکستان په کروړونو خلق دی، ته هغه خلق Nominat کره، الیکشن ته ئې ودره، اسمبلو ته ئې راوله، راشه د وزارت عظمیٰ په کرسی باندې کښینه، خپل ملگری هم کښینه او راشه که بیا انقلاب راولې، که بیا مساوات راولې او که بیا انصاف راولې. سپیکر صاحب، دا ډیره زیاته واضح خبره ده چې د کوم طرف نه که دا دهمکيانې ملاویرې چې دا پخوانې وخت نه ده، وخت بدل دے او زه دا گمان او دا فکر کوم چې هغه خلق چې په تیرو وختونو کې ئې د جمهوریت خلاف سازشونه کړي وو، کامیاب شوي هم دي، زما دا اندازه ده چې هغه خلق بې خبره دے، هغوی ته دا پته نشته چې دا د جمهوریت د پالنې او د ساتنې خلق چې دے او مونږ ورته په ډاگه وایو چې مونږ په دې طن کې د امن د پاره سرو نه ورکولې شونو په ډاگه نن دا خبره کوو چې د دې وطن سیاسي ورکران او د دې وطن سیاسي عهدیداران له چې د جمهوریت د بقاء د پاره، د جمهوریت د استحکام د پاره کومه قربانی راځي، دا زمونږ د قام او دا زمونږ د دې وطن سره لوظ دے چې ان شاء الله هغه قربانی به مونږه سپیکر صاحب ورکوو. سپیکر صاحب، زه ډیر زیات خوشحاله نن په دې خبره یم چې په ټول ملک کې د تیرو درې گهڼو نه په اولنی ځل دا زه په پاکستان کې انقلاب وینم چې دا انقلاب نن راغلی دے. تاسو وگورئ چې په تیرو وختونو کې سپیکر صاحب چې کله به داسې صورتحال پیدا شو، د پاکستان نیم جماعتونه به یو طرف ته وو او نیم جماعتونه به بل طرف ته وو، نن دا ډیره زیاته د خوش قسمتی خبره ده، دا ډیره زیاته د خوشحالی خبره ده چې په دې اهمه موقع باندې ټول سیاسي گوندونه په یو طرف ولاړ دي او مونږ دا طمع هم لرو ځکه چې دا اوس هغه وخت راغلی دے چې اوس

بہ ہم ہغہ خلق کار کوی، سیاسی جماعتونہ بہ ماتوی، سیاسی مشران بہ ماتوی، پہ سیاسی اتحاد کبہی بہ درارونہ پیدا کوی۔ زمونہ دا طمع دہ د تولو سیاسی جماعتونو د مشرانو نہ، د تولو سیاسی جماعتونو نہ چہی د اتہارہ کروہ عوامو پہ خاطر بانڈی د دہی ملک د مسائلو حل چہی دے، دا صرف پہ جمہوریت کبہی دے، دا د ہغہ عوامو سرہ اختیار چہی خو لاسو لہ ئے بوتلل غواری، مونہ ورلہ دا دا گہرنہ ورکوؤ د دہی تولو سیاسی جماعتونو دہی مشرانو لہ او تولو سیاسی جماعتونو لہ چہی دا اتہارہ کروہ عوام د تولو ہغہ سیاسی جماعتونو سرہ ولاہ دے او ہغہ خلق چہی د اتہارہ کروہ عوامو نہ اختیار اخلی، خو لاسونو لہ ئے ورکوی، پہ داگہ بہ ان شاء اللہ د ہغہ خلقو خلاف ولاہ یو او د دوی سرہ پہ مرستہ بہ ولاہ یو۔ دیرہ زیاتہ مہربانی او دیرہ شکرہ۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، جناب آنریبل عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں مفتی صاحب کا اور لودھی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی بہن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، آپ نے اندازہ کیا ہوگا کہ جس طرح اس سارے ملک میں، آج اسمبلی میں جو کچھ ہو رہا ہے، اسی طرح یہ سارے ملک کا قصہ ہے، سارے ملک کی پولیٹیکل فورسز جو ہیں، پولیٹیکل پارٹیز جو ہیں، وہ ایک طرف، سول سوسائٹی، میڈیا، Intelligentsia، سارے تقریباً جناب سپیکر، ایک طرف ہو رہے ہیں، باوجود اس کے کہ ہماری پارٹی کیساتھ یا اس حکومتی پارٹی کیساتھ کسی کے اختلافات بھی ہونگے، اس کو یہ نہیں چاہیئے ہوگا، ہم سے بھی غلطیاں ہوئی ہوں گئیں یا غلطی ہو رہی ہوگی لیکن جناب سپیکر، اس مسئلے پر آپ اگر دیکھیں تو Bar سے لیکر اب ساری پولیٹیکل فورسز جو ہیں، وہ ایک طرف کھڑی ہو رہی ہیں اور جناب سپیکر، ایک Line draw کیا جا رہا ہے اور جن لوگوں کے ایجنڈے پر یہ مسخرہ کینیڈا سے آیا ہوا ہے جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ وہ وقت نہیں ہے کہ جب 1999 میں ایک پولیٹیکل فورس کسی کو ویلکم کرتی تھی اور ایک پولیٹیکل فورس کسی کو Oppose کرتی تھی۔ یہ سن 77ء نہیں ہے کہ ایک پولیٹیکل فورس ان لوگوں کو ویلکم کرتی تھی اور ایک پولیٹیکل فورس ان لوگوں کو ویلکم نہیں کر رہی تھی، ان لوگوں کو بھی دیکھنا چاہیئے تاکہ آج اس ملک کی ساری پولیٹیکل فورسز مطلب ہے سول سوسائٹی کے سارے Bars بالکل ایک طرف ہوئے ہیں اور اگر انہوں نے اس مسخرے کے ذریعے کوئی اس طرح قدم اٹھانے کی کوشش

کی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں اتنا خون خرابہ ہو جائے گا اور یہ ایک اچھا سائن ہے، کم از کم جمہوریت کیلئے جناب سپیکر ایک اچھا سائن ہے کہ لاکھ اختلافات سسی پولیٹیکل پارٹیز کے، لاکھ ایک دوسرے کے خلاف ہونگے لیکن کم از کم ایک چیز پر وہ متفق ہیں کہ وہ ’ڈی ریل‘ نہیں ہونے دینگے اس سسٹم کو۔ جناب سپیکر، میں تو حیران ہوں کہ یہ ایک لاء ڈاکٹر ہے، پی ایچ ڈی اس نے کی ہوئی ہے اور قانون کی ایک ڈاکٹریٹ کرنے کے باوجود بھی وہ اس طرح کی باتیں کر رہا ہے جناب سپیکر کہ مجھ جیسے ایک نا فہم آدمی کو بھی ایسا لگ رہا ہے کہ اس کو کچھ نہیں آتا، تو یہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس کو نہیں آتا، اس کا جو علم ہے اور اس کو لاء پر جو عبور ہے، اس کو دیکھتے ہوئے میں یہ نہیں سمجھتا کہ اس کو کانسٹی ٹیوشن یا قانون کا پتہ نہیں لیکن قانون اور آئین کا پتہ ہونے کے باوجود بھی اس طرح کے الفاظ یہ جو استعمال کر رہا ہے، یہ کیسے کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، یہ آئین کی کتاب ہے اور جناب سپیکر، اس کا جو Preamble ہے، آپ اس کو دیکھیں، میں سارا نہیں پڑھتا لیکن آخر میں میں پڑھتا ہوں:

“Now, therefore, we, the people of Pakistan;

-----;  
Do hereby, through our representatives in the National Assembly, adopt, enact and give to ourselves, this Constitution”.

یعنی یہ پہلی چیز ہے کہ سارے پاکستان کے عوام یہ وعدہ کرتے ہیں، پاکستان کے عوام یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اپنے لئے جو یہ آئین بنا رہے ہیں، اپنے Chosen representatives کے ذریعے بنا رہے ہیں، جناب سپیکر، یہ ایک آئین ہے جو اس ملک کے نظام کیلئے ہے اور جناب سپیکر، آپ کو یاد ہو گا کہ ہمارے چیف جسٹس صاحب بھی بار بار Supremacy of Law کی بات کرتے ہیں، کانسٹی ٹیوشن کی بات کرتے ہیں، قانون کی حکمرانی کی بات کرتے ہیں، آئین کی بات کرتے ہیں اور انہوں نے کتنی قربانیاں نہیں دیں جناب سپیکر، ان کیلئے پاکستان کے لوگوں نے کتنی قربانیاں نہیں دیں، یہاں پر جو وکلاء برادری ہے، پولیٹیکل فورسز ہیں، انہوں نے کتنی قربانی نہیں دی جناب سپیکر؟ لیکن جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اس آئین کے آرٹیکل 6 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ “Any person who abrogates or subverts or suspends or holds in abeyance, or attempts or conspires to abrogate or subvert or suspend or hold in abeyance, the Constitution by use of force or show of force” یعنی جو شخص بھی اگر زور سے کرتا ہے یا زور دکھانے سے کرتا ہے تو کیا یہ لانگ مارچ میں یہ Sitting یہ Show of force نہیں ہے

جناب سپیکر؟ اور Subvert کیا کرتا ہے، تو اس کا مطلب کیا ہے جناب سپیکر؟ یہ میں ڈکشنری میں نکالا ہوں جناب سپیکر، The act or process of overthrowing, destroying or Use in connection with activities designed to undermine and overthrow the Government یعنی جو بھی گورنمنٹ کو Overthrow کرنے کی کوشش کرتا ہے، وہ آرٹیکل 6 کے تحت Treason کا، مطلب ہے وہ غداری کا مرتکب ہوگا۔

(تالیاں)

اب جناب سپیکر، ایک ایسا قانون جاننے والا شخص جس کو ہائی کورٹ نے Nineties میں قرار دیا تھا کہ یہ سب سے زیادہ خائن شخص ہے، سب سے زیادہ بے ایمان شخص ہے، سب سے زیادہ خراب شخص ہے، اس کو قرار دیا تھا جناب سپیکر، آج وہ شخص کہہ رہا ہے کہ آرٹیکل 62 اور 63 کا حساب کیا جائے، آپ کو تو قانون میں ڈیکلیئر کیا جا چکا ہے جناب سپیکر، آپ تو 63 کے تحت Disqualify، آپ تو ختم ہیں جناب سپیکر، تو آپ کیسے یہ بات کرتے ہیں؟ جناب سپیکر، آپ اگر سمجھے تو 62 ہمارا Qualification Article ہے اور 63 ہمارا Disqualification Article ہے، مطلب یہ ہے کہ مثال کے طور پر میں اگر الیکشن میں جاتا ہوں تو چند چیزیں ہیں، اگر مجھ میں وہ نہیں ہیں تو وہاں پر ریٹرننگ آفیسر کے پاس میرے خلاف کوئی اعتراض کر دے، اگر میری عمر اتنی نہیں ہے، جتنی Age چاہیے الیکشن کیلئے، اگر کوئی اوکو کیفیکیشن ہے اور وہ مجھ میں نہیں ہے تو وہ مجھ پر اعتراض کر سکتا ہے اور ریٹرننگ آفیسر مجھے کہتا ہے کہ ہم آپ کے کاغذات کو مسترد کرتے ہیں، آپ کو ہم نہیں چھوڑتے الیکشن کیلئے تو یہ Qualification Article ہے، پھر جب الیکشن ہو جاتا ہے، یعنی وہ شخص یا کوئی بھی شخص الیکشن جیت جاتا ہے، ممبر بن جاتا ہے، اب اگر اس میں کوئی ایسی چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں جو 63 میں درج ہیں تو پھر کوئی شخص کورٹ میں جا کر کہتا ہے کہ جی یہ چیز اس میں آگئی ہے اور یہ Disqualified ہیں۔ اب جناب سپیکر، ان دونوں چیزوں کا فیصلہ کورٹس کریگی کہ میں کو ایفائیڈ ہوں تو ریٹرننگ آفیسر جو ایک نچ ہو گا وہ میرا فیصلہ کریگا، اگر میرا وہ نہیں کریگا تو وہ پھر ہائی کورٹ میں آسکتا ہے سروس ٹریبونل میں، 'سوری' الیکشن ٹریبونل میں آسکتا ہے اور اگر میں Disqualified ہوں تو بھی کورٹ میرا فیصلہ کرے گی۔ اب طاہر القادری صاحب! کون فیصلہ کریگا کہ عبدالاکبر 62 پر کو ایفائیڈ کرتا ہے یا 63 پر کو ایفائیڈ نہیں کرتا ہے؟ آپ کیسے فیصلہ کریں گے، یہ تو عدالت کا کام ہے، عدالت فیصلہ کریگی کہ آپ Disqualified، اگر آپ Elected representative ہیں تو Disqualified Article پہ



اترتے ہیں، اگر آپ Elected نہیں ہیں الیکشن میں آرہے ہیں تو پھر Qualified Article میں پھر آپ اترتے ہیں لیکن جناب سپیکر، ایک ایسے شخص سے ہم کیسے امید کریں کہ وہ ایسا کریگا؟ میں نہیں سمجھتا کہ وہ اس چیز کو نہیں جانتا، میں یہ بالکل ماننے کو تیار نہیں ہوں کہ وہ اتنی چھوٹی سی چیز کو بھی نہیں جانتا۔ پھر جناب سپیکر، وہ کہتا ہے کہ الیکشن کمیشن کو Dissolve کیا جائے، اب جناب سپیکر، وہ کہتا ہے کہ الیکشن کمیشن کو ختم کر دیں۔ اب الیکشن کمیشن ایک پراسیس سے ہو کر، جو کانسٹیٹیوشنل ہے، اس سے ہو کر وہ اور سارا Consensus سے ہوا ہے اور سارے پاکستان کی پولیٹیکل فورسز نے ویکلم کیا ہے کہ فخر الدین جی ابراہیم سے زیادہ اچھا کوئی چیف الیکشن کمیشن نہیں ہو سکتا لیکن جناب سپیکر، وہ کہتا ہے کہ اس کو ہٹاؤ۔ میں آپ کی توجہ آئین کے آرٹیکل (2) 215 کی طرف دلانا چاہتا ہوں: “The Commissioner means Chief Election Commissioner. The Commissioner shall not be removed from office except in the manner prescribed in Article 209”

یعنی چیف الیکشن کمیشن کو آپ کسی اور طریقے سے ہٹا نہیں سکتے ماسوائے 209 آرٹیکل کے، تو 209 آرٹیکل کیا کہتا ہے؟ جناب سپیکر، 209 آرٹیکل کہتا ہے، یعنی 209 آرٹیکل کے بغیر اس کو ہٹانے کا اور کوئی طریقہ ہے نہیں۔ اگر زرداری صاحب چاہیں تو بھی ہٹا سکتے، اگر پرائم منسٹر چاہیں تو بھی ہٹا سکتے، کوئی شخص

بھی، چیف جسٹس چاہیں تو بھی ہٹا سکتے، اس کا ایک طریقہ کار ہے 209 میں۔ 209 کیا ہے جی؟

“209. (1) There shall be a Supreme Judicial Council of Pakistan, in this Chapter referred to as the Council.

(2) The Council shall consist of -

(a) the Chief Justice of Pakistan;

(b) the two next most senior Judges of the Supreme Court; and

(c) the two most senior Chief Justices of High Courts.”

یعنی 209 کے تحت اس میں گورنمنٹ کا کیا کام ہے؟ سپریم جوڈیشل کونسل بنائیں چیف جسٹس

صاحب، آپ اتنے بڑے بڑے فیصلوں، وزیراعظم کو تو آپ جیل لے جاسکتے ہیں تو آپ قادری صاحب کے اس مطالبے کو مان لیں، آپ جو ہیں نا 209 کے تحت سپریم جوڈیشل کونسل بنائیں، آپ اس کے ہیڈ بن جائیں، آپ اس کیساتھ ممبر لگائیں، (تالیاں) آپ ہٹا دیں۔ اس میں یہ گورنمنٹ کیسے

کر سکتی ہے؟ گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیسے کیا جاتا ہے؟ یہ اتنا کم عقل آدمی ہے کہ اس کو یہ بھی پتہ نہیں کہ یہ گورنمنٹ کا کام نہیں ہے، یہ صدر کا کام نہیں ہے، یہ حکومت کا کام نہیں ہے، چیف الیکشن کمیشن کو بنانے میں حکومت کی Say ہوتی ہے لیکن اس کو ہٹانے میں حکومت کا کوئی اختیار نہیں ہوتا، تو اس کا مطلب جناب

سپیکر کہ وہ کانسیٹی ٹیوشن کو سپورٹ کر رہا ہے، میں چیف جسٹس صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ اس مسخرے کے خلاف فوراً آرٹیکل 6 کے تحت کارروائی کی جائے۔ (تالیاں) اس نے آئین کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے، اس نے آئین کو Subvert کرنے کی کوشش کی ہے، اس نے آئین کو Abrogate کرنے کی کوشش کی ہے، یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ چیزیں نہیں کر سکتے، اس نے 30، 40 ہزار لوگوں کو جمع کیا ہے، جس طرح مفتی صاحب نے کہا جناب سپیکر، میں نے بھی 51 thousand votes نیشنل اسمبلی کیلئے الیکشن میں لئے ہیں تو میں بھی 51 thousand votes لیکر اسلام آباد نہیں جاؤں گا، پشاور آؤں گا اور چیف منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ جی بس حکومت مجھے چھوڑ دیں، بس میرے پاس 51 thousand لوگ ہیں۔ (تالیاں) تو جناب سپیکر، ان چیزوں سے کام نہیں ہوتا۔ اسلئے میری درخواست ہوگی جناب سپیکر، عدلیہ سے درخواست ہوگی کہ اس چیز میں فوری مداخلت کر کے اس شخص کو، یہ جو بالکل بیہودہ، بے لگام باتیں کر رہا ہے اور لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے، اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ میاں افتخار حسین صاحب۔

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): جناب سپیکر، زہ پہ دے بانڈی یو دوہ منتہ خبری کول غوارم۔

جناب سپیکر: ہں جی؟ نہیں ابھی پارلیمانی لیڈرز خالی، Only، میاں افتخار حسین صاحب۔۔۔۔۔

وزیر محنت: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب کو فلور دیا گیا ہے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وزیر محنت: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یہ سارے بہت، یہ چٹیں دیکھو اتنی آئی ہیں، سب بولنا چاہتے ہیں۔

وزیر محنت: صرف دوہ منتہ خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: یہ سارے دوہ منٹ بولنا چاہ رہے ہیں لیکن ابھی، میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ بہت کچھ اچھے انداز میں کہ گئے ہیں مجھ سے پہلے میرے ساتھی اور اچھا ہوتا کہ عبدالاکبر صاحب بھی کبھی کبھار اسی طرح

بولا کرتے تو ہم ٹیکنیکل سطح پر بھی کچھ سیکھ جاتے، بڑی مدت کے بعد بولے۔ سب سے پہلے تو طاہر القادری کیساتھ ساتھ ایک خراب عمران خان صاحب کے حوالے سے بھی آئی ہے کہ دس دنوں کے اندر اندر جو عبوری حکومت ہے، اس کو قائم کیا جائے، یعنی بلی تھیلے سے نکل آئی ہے۔ جس کو پہلے آزما گیا تھا، اب وہ اس کی مدد کیلئے آپہنچا ہے جو کہ خود ایک گرداب میں گرا ہوا ہے۔ میں اس کے حوالے سے، چونکہ دلائل بہت دیئے گئے، ایک بادشاہ تھا جو کہ عقل سے عاری تھا، فیصلے کرنے میں اس کو بڑی مشکل ہو کرتی تھی۔ وزراء نے اس پہ پابندی لگائی کہ کہیں باہر سے دعوت آئے تو آپ قبول نہ کریں کیونکہ محل کے اندر آپ جو بولتے ہیں تو ہم برداشت کر لیتے ہیں، تو باہر کے دورے میں آپ کو اگر بولنا پھر پڑا، ہمیں مسئلہ درپیش ہو گا۔ بہر کیف وزراء نہیں تھے اور کوئی باہر کی دعوت آئی، اس نے قبول کی۔ وزراء آئے، ان سے کہا کہ آپ کو تو ہزار بار منع کیا تھا، آپ نے کیوں قبول کیا؟ اس نے کہا اب تو قبول کیا ہے، اب راستہ بتا، تو ایک وزیر نے کہا کہ میں ساتھ چلوں گا اور آپ کے انگوٹھے سے ایک دھاگا باندھوں گا اور جب آپ غلط بولنے لگیں تو میں دھاگا کھینچوں گا تو اس وقت خاموش رہنا۔ تو اسی دوران وہ دوسرے ملک میں جب گیا تو سارے ملک کو دیکھا، ٹیبل پہ بیٹھے تو بجائے اس کے کہ کوئی عقل کی بات ہوتی، وہ اس سے کہہ رہا ہے کہ آپ کے اس ملک میں بھینس کا گوبر کتنا اچھا ہے، اس انداز میں وہ، کہ اس کی Capacity بہت زیادہ ہے۔ تو ایک دم وزیر نے دھاگا کھینچا تو وہ چپ ہوا، تو وزیر نے اس دوسرے بادشاہ سے کہا کہ میرے بادشاہ کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے یہاں پہ کھاد بہت اچھا ہے، جانوروں کا جو کھاد ہے کیونکہ سرسبز باغات ہم نے دیکھے، بہت ساری یہاں پہ ہریالی دیکھی تو اس حوالے سے میرے بادشاہ کا کہنا یہ ہے کہ آپ کے ملک نے بہت ترقی کی ہے۔ تو اس بادشاہ نے کہا کہ یہ تو بہت عقل کا دانا ہے، اس نے کہا کہ مجھے اور بھی بولنا آتا ہے لیکن دھاگا کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔ (تالیاں، قمقمے) تو ہمیں پتہ ہے، ہمیں پتہ ہے کہ ایک ایسے مقرر کو چھپا کے وقت پہ لانا، دھاگا کہاں سے کھینچا جاتا ہے ورنہ ایسے بولنے والے خاموش نہیں رہ سکتے، جو چھپ چھ گھنٹے تقریر کر سکتا ہے تو آٹھ سال کیوں خاموش رہے؟ کوئی تو معنی اس کے ہونگے، کس نے خاموش کیا اور کس طریقے سے، اور آج بولنے لگا تو کس کے کہنے پہ بولنے لگا؟ سیدھی سی بات ہے کہ جب پہلی دفعہ یہاں پہ ڈسکشن ہو رہی تھی تو مجھ جیسے ناچیز نے یہ کہا تھا کہ صرف طاہر القادری کی بات نہیں ہے، جمہوریت کے خلاف جو بھی سازش ہو رہی ہے، ہم اس سب کے خلاف ہے۔ عبد القادری کی یہ حیثیت نہیں تھی، وہ یہ کر نہیں سکتے تھے کہ وہ آئین کو چیلنج کرے اور پھر بعد میں آکر ایک ایسا ڈرامہ رچائے اور انتخاب بھی لاہور کا

کرے۔ یہاں پہ ہمارے پاکستان میں بھی عجیب سا ایک طریقہ کار نکلا ہے کہ کسی حکومت کو چلتا کرنا ہے تو لاہور سے آغاز کرنا ہے، بد قسمتی سے اس بار سیاسی لوگ اتنے متحد ہیں کہ ان کا پہلا گھوڑا بھی ہار گیا، لاہور سے نکلا اسلام آباد میں ڈوبا اور اس دفعہ بھی قادری لاہور سے نکلا ہے اور اسلام آباد میں ہی ڈوبے گا کیونکہ سیاسی قوتیں اب اتنی کمزور نہیں ہیں۔ میں اپوزیشن کی بھی تعریف اس حوالے سے کروں گا کہ صرف یہ نہیں کہ اقتدار کی بات ہے، آج میاں نواز شریف کا Stand، بعینہ ایک جمہوری اپوزیشن لیڈر کا ہے اور ہم نے بہت کچھ اپنے وقت سے سیکھا کہ ہر بار ہمیں ایک سوراخ سے ڈسا گیا اور ہر بار یہی ڈرامہ رچایا گیا۔ اب اس کے بعد اقتدار کے خلاف ان کو اپوزیشن کی کوئی قوت نہیں مل رہی تو لہذا ایسے لوگوں کو لایا کہ جس کی اسمبلی میں کوئی سیٹ ہی نہیں ہے۔ عمران صاحب بھی سیٹ سے عاری ہیں اور قادری صاحب بھی سیٹ سے عاری ہیں، یعنی اس دفعہ ان کے گھوڑے جو میدان میں نکلے ہیں، اگر ان کے گھوڑوں کے پیچھے کوئی ہے، اگر انہوں نے کچھ کر کے دکھایا تو ٹھیک ورنہ گھوڑے کام کے نہیں ہیں، گھوڑے کافی بیکار ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سیاسی قوتوں نے جو پختگی دکھائی، اب مجھے ایسی بھی اطلاع ملی کہ تمام سیاسی قائدین مل بیٹھ رہے ہیں اور اس صورتحال کا جائزہ لے رہے ہیں، اگر اس صورتحال کا جائزہ لینے کے حوالے سے بات کی جائے تو ہماری اسمبلی نے جو کردار ادا کیا، طاہر القادری تو اس کو بھی معطل اور ساتھ یہ کہہ کہ یہ اسمبلی ختم کر دیں، ہمیں ختم کرنے کی بات کر رہا ہے، قومی اسمبلی کو ختم کرنے کی بات کر رہا ہے اور تمام صوبائی اسمبلیوں کو ختم کرنے کی اور یہاں تک کہہ گیا کہ میں نے ختم کر لیں، اس کے دماغ میں حکومت بھی بن چکی ہے، اس کو کسی نے اتنا اور غلایا ہے کہ اس کو یہ بھی اندازہ نہیں ہے کہ میں جو بول رہا ہوں تو ایک جمہوری حکومت کے اندر مجھے اجازت ملی، یہ جمہوری حکومت نہ ہوتی تو قادری کو یہ جرات بھی نہ ہوتی کہ وہ پاکستان میں آتا، اس کی یہ حیثیت بھی نہ بنتی اور پھر اگر ہم جمہوری قوت صرف اتنا کر دیتے کہ اس کو پکڑ کے دوبارہ اس ملک میں بھیج دیتے، جہاں پر آٹھ سال گزار کر آیا ہے تو یہ بھی ملک پہ احسان ہوتا لیکن جمہوری قوتوں نے ان کو اجازت دی، آج اگر وہ طوطے کی طرح بول رہا ہے تو یہ اس جمہوری حکومت کا کارنامہ ہے۔ صبح اسلام آباد میں اس نے جو ڈرامہ رچایا اور سٹیج کرتے ہوئے اس نے جو انداز اپنایا کہ پانچ منٹ میں اس سٹیج کو یہاں سے شفٹ کر دو اور فجر کے وقت تک میں پھر آپ سے کہوں گا کہ اسمبلیوں کو ختم کر دیں، نہیں تو میں گیارہ بجے ایک اور یعنی لائحہ عمل کا اعلان کروں گا اور انقلاب تو آ ہی چکا ہے، اب انقلاب کے بعد جو ہے وہ ہمیں لائحہ عمل دے گا۔ لہذا اس کی تمام تر جو باتیں ہیں، وہ خلائى باتیں ہیں، اس کو سمجھا یا گیا ہے، وہ خود جذبات میں آکر

نہیں سمجھتا کہ پہلے مطالبہ میرا کیا تھا اور اب کا مطالبہ کیا ہے؟ اس کو جو بتایا جاتا ہے تو وہی بول دیتا ہے ورنہ ابتدائی اس کا جو مطالبہ تھا، وہ بھی غیر جمہوری تھا، یعنی فوج کو اور عدلیہ کو اس میں ملوث کرنا کہ آپ نگران حکومت بنائیں تو ان سے پوچھیں۔ اگر ہماری پارلیمنٹ کے اندر اپوزیشن اور اقتدار ہے اور آئین میں یہ بات درج ہے تو آپ کون ہوتے ہیں کہ ہمیں Dictate کریں اور پھر یہ بات کرنا کہ فوج اور عدلیہ، یہ اپنے لئے سپورٹ کی بات کر رہے ہو، عدلیہ کی بات آئی تو میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ عدلیہ کیلئے لاکھ احترام، ہم چاہتے ہیں کہ مضبوط عدلیہ ہو، یہ عدلیہ عوام کے خون سے مضبوط ہوئی ہے اور ہم نے ہر بار کہا ہے کہ عدلیہ کو ایسے فیصلے کرنے چاہئیں کہ جس سے اس کا وقار بڑھے۔ آج کا یہ فیصلہ مناسب وقت ہے نہیں آیا، یہ وقت کا انتخاب درست نہیں تھا اس انداز میں کہ ایک غیر جمہوری شخصیت جمہوریت کا بساط لپیٹنے کیلئے سامان باندھ رہی ہے اور اس کو تقویت دینے کیلئے اگر کوئی فیصلہ آتا ہے تو چاہے لاکھ اچھا ہو لیکن اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ اگر ہمارے چیف جسٹس صاحب جمہوریت کے اتنے عاشق ہیں اور ہر بار کہتے ہیں کہ یہ جمہوریت چلے گی اور وقت پہ الیکشن ہو گا تو ہم اس کی تعریف کرتے ہیں لیکن جس جمہوریت کے خلاف سازش ہو رہی ہے تو ایسے وقت پہ اس سازشی کو بے نقاب کرنا چاہیے، ایسا فیصلہ نہیں آنا چاہیے جو کہ جمہوریت کا دشمن ہو اور اس کو تقویت ملے، لہذا میں اس موقع پہ (تالیاں) جو یہ فیصلہ آیا ہے، یہ ایک ایسے وقت میں آیا ہے کہ اس نے غیر جمہوری قوتوں کو مضبوط کیا ہے۔ ہاں، چیف جسٹس کا یہ فیصلہ ہم سراہتے ہیں کہ انہوں نے صبح کہہ دیا کہ یہاں پہ الیکشنز وقت پہ ہونگے، باہر کوئی اور ڈرامہ رچائے مجھے اس سے کوئی کام، غرض نہیں ہے، الیکشنز وقت پہ ہونگے لیکن جب فیصلہ آیا تو ہم ہی کہیں گے کہ فیصلے سے اختلاف اور اس کا ماننا نہ ماننا، یہ تو کورٹ کا فیصلہ ہے، ہمیں ماننا ہے اور وزیر اعظم صاحب اس کو Defend کریں گے، اس کا آئینی طریقہ کار ہے لیکن وقت کا انتخاب جو کیا گیا ہے، یہ مناسب وقت نہیں ہے، ہم اپنی فوج سے اس موقع پہ ایک ریکویسٹ کریں گے کہ ساری دنیا یہ سوچ رہی ہے کہ شاید ایک ایسا ماحول Create کیا جا رہا ہے کہ جمہوریت کا بساط لپیٹ دیا جائے۔ اگر اس بار بھی اس ملک میں جبکہ تمام جمہوری قوتیں ایک ہو چکی ہیں اور اس پاکستان کی اس پارلیمنٹ میں اتنی پختگی آچکی ہے کہ وہ جمہوریت میں اور ڈکٹیٹر شپ میں فرق کر رہی ہے تو ایسے وقت میں فوج کو بھی کلیدی کردار ادا کرنی چاہیے۔ جس طریقے سے وہ کما کرتی تھی کہ جمہوری لوگوں سے حکومت نہیں چلی تو اسلئے ہم نے مارشل لاء لگایا، اس بار یہ کہے گی کہ جمہوری قوتوں نے ایمان دکھائی، ایک ہیں، قوم کی خدمت کی ہے، جو سازشی ہیں، ان کے خلاف

وہ اٹھ کھڑے ہوں گے اور ان کے خلاف وہ کارروائی کریں گے۔ (تالیاں) تو ہم اسلئے کہہ رہے ہیں کہ فوج بھی ہماری اپنی فوج ہے، اگر کوئی فوج کی طرف دیکھے، فوج، ان پانچ سال میں اس کا ریکارڈ بہت درست اور اس کی Reputation بہت اچھی ہوئی ہے۔ جمہوری حکومت پانچ سال پوری کرنے جا رہی ہے، اگر یہ پانچ سال پورے ہوئے اور الیکشنز ہوئے اور حکومت آئی، پاکستان بھی مضبوط ہوگا، پاکستان مضبوط ہوگا تو سب سے مضبوط ادارہ فوج بھی اس میں برابر کا حصہ دار ہوگی اور ان کا بھلا ہوگا، لہذا اس موقع پر اگر فوج کے، مجھے اندازہ ہے کہ ان کے کوئی ارادے نہیں ہونگے لیکن جن لوگوں کے ارادے ہیں، وہ فوج کی طرف دیکھ رہے ہیں اور فوج کو بار بار اس میں Involve کر رہے ہیں، لہذا ہم ایک محب وطن شہری کی حیثیت سے، ایک محب وطن پارلیمنٹریئر کی حیثیت سے کہ فوج کا جو وقار بلند ہوا ہے خدا را دو بارہ ایسی حرکت نہ کی جائے کہ پھر ہم اسی طرح پاکستان جو دلچت ہوا، اس بار شاید پھر کچھ نہ بچے اور پھر ہم پچھتائیں، لہذا یہ وقت ہے کہ ہماری عدلیہ بھی ہوش سے کام لے اور ایسے فیصلے کرے جس سے جمہوریت مضبوط ہو۔ ہم اپنی فوج جو مضبوط ادارہ ہے، ان سے بھی درخواست کرتے ہیں اور اپیل کرتے ہیں کہ غیر جمہوری لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھرے جائیں، پارلیمنٹ کے اندر بیٹھی ہوئی جمہوری قوتوں کو دیکھا جائے اور ان کی طرف اور ان جمہوری قوتوں کو دیکھا جائے، جب ملک کی بقاء کی بات آئی، دہشت گردوں کے خلاف بات آئی تو ان سیاسی قوتوں نے اپنا خون نچھاور کیا اور ان سیاسی قوتوں نے جہاں جہاں ہماری فوج کا خون بہا، پولیس کا خون بہا، سیکورٹی ایجنسیوں کا خون بہا، وہاں پر ہمارے سیاسی قائدین، سیاسی ورکرز اور پارلیمنٹریئر کا خون بہا ہے، (تالیاں) لہذا پاکستان میں شاید پھر کبھی ایسی اسمبلیاں نہ آئیں کہ جو دہشت گردوں کے خلاف صف آراء ہوں اور سیکورٹی ایجنسیوں کے ہاتھ مضبوط کریں اور اپنے سینوں پر گولیاں کھائیں اور جمہوریت کو مضبوط کرتی چلی جائیں۔ شاید پھر لوگ ایسے لوگوں کو ڈھونڈتے رہیں گے، پھر نہیں ملیں گے، لہذا میں اس موقع پر اس حوالے سے یہ اپیل بار بار اس بنیاد پر کرونگا کہ باتیں تو بہت ہو چکیں، فوج کی طرف سے ایک بات ISPR نے صاف کہہ دی تھی، جب قادری آرہے تھے تو اس نے کہا کہ ہمارا اس سے کوئی سروکار نہیں۔ اب ضرورت ہے کہ فوج مزید اس میں اسی بات کی تائید کرے اور فوج از خود، جس طریقے سے ہمارے سپریم کورٹ جج صاحب نے بھی صفائی کر دکھائی اور اس نے کہا کہ باہر کچھ بھی ہو رہا ہو الیکشنز وقت پر ہونگے، ہم جمہوریت کا ساتھ دیں گے۔ لہذا وطن عزیز کی خاطر، اس ملک کی بقاء کی خاطر، جمہوریت کی خاطر اور ان حالات کو سنوارنے کی خاطر فوج کو بھی برملا اظہار کرنی چاہیے

ISPR کے ذریعے کہ کوئی فوج کا نام لے لیکن فوج اس بات میں ملوث نہیں، اس کھیل میں ملوث نہیں، یہ صفائی ان کو کرنی چاہیے، ایسا نہ ہو کہ کل کو اگر کوئی ڈرامہ رچایا گیا اور ایک بار پھر ہماری فوج پر ایک ایسا الزام آیا کہ اس ملک کو قیمت ادا کرنا پڑے تو یہ ہمارے لئے پھر خسارے کا وقت ہوگا۔ لہذا آپ سے اس حوالے سے، چونکہ مفتی صاحب نے بہت دلائل سے باتیں کیں اور پھر ہمارے تمام ساتھیوں نے بڑے دلائل سے باتیں کیں، میں اس کو بھی نیک شگون ضرور سمجھوں گا کہ آج ہمارے تمام سیاستدان متفق ہیں لیکن طاہر القادری کی بے وقت راگنی ہم اس کو اپنے نہیں دیں گے۔ ہم جمہوری قوتیں ایک ہیں اور ہم جمہوریت کی خاطر، ہم میں اپوزیشن اور کوئی پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن)، اے این پی نہیں ہے، جب جمہوریت پر شب خون مارا جائیگا، ہم سب ایک ہیں، ہم جمہوری قوتیں ایک ہیں، (تالیاں) ہم اس کا راستہ روکیں گے اور اس کا مقابلہ کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس بات پر آپ سے اجازت چاہوں گا کہ چونکہ وقت آپ شاید کسی اور کو دیں یا نہ دیں لیکن اس خاتمے پر کہ قادری صاحب جس طریقے سے بچوں کو لیکر آئے، عورتوں کو لیکر آئے، یہ بھی ایک ڈھال کی حیثیت سے اس نے بچوں کو غلط طریقے سے اس میں Involve کیا، یعنی تمہیں پتہ ہے کہ تم کس بات کیلئے یہاں پر آئے ہو؟ ایک بچہ جمہوریت کو کیا سمجھتا ہے، ایک بچہ جلوس کو کیا سمجھتا ہے؟ کل کو اگر جلوس میں کسی بچے کو نقصان پہنچا تو آپ پھر یہی چیخیں گے کہ بچوں کو بھی معاف نہیں کیا گیا، یعنی خود تو بلٹ پروف گاڑی میں بیٹھ کر بچوں کو نہتا چھوڑ کر اور پھر یہ کہا جائے کہ بچوں پر ظلم ہوا، عورتوں پر ظلم ہوا، لہذا میں ان کا پرسان حال کروں گا، لہذا قادری صاحب نے یہ بھی جو کچھ کیا ہے، یہ نیک نیتی سے نہیں کیا، بد نیتی سے کیا ہے اور تمام یونیورسٹیوں کے، جو مدرسے ہیں ان کے اساتذہ کو بلایا اور پھر ان کو ایک حکم بھی دیا جناب سپیکر صاحب کہ صرف لیکچررز، اساتذہ نہیں، ان کو کہا کہ اپنے خاندان کو بھی لاؤ یعنی مجبوراً وہ بچوں کو لے آئے۔ اگر کوئی استاد اپنی بیوی کو ساتھ لائے اور بچہ نہ لائے تو کیا کرے، اگر ایک استانی ہے اور اس کو حکم ملا ہے کہ تم جلوس میں آؤ تو وہ اپنا بچہ ساتھ لیکر نہ آئے تو کیا کرے؟ لہذا طاہر القادری نے جو کھیل کھیلا ہے، میں ان سے یہی کہوں گا جاتے جاتے کہ ایک بندہ ڈوب رہا تھا جس طرح کے قادری ڈوب رہا ہے اور جس طریقے سے قادری کے ساتھی ڈوب رہے ہیں، ایک بندہ ڈوب رہا تھا، رات کا وقت تھا، ادھر ادھر ہاتھ مارا تو اس کو ہاتھ میں دم لگی اور وہ اس دم کے سہارے دوسرے کنارے پر پہنچا تو صبح ہو چکی تھی، دیکھا تو وہ دم شیر کی تھی، دم چھوڑتا تو پانی میں مر جاتا باہر نکلتا تو شیر کھا جاتا۔ قادری تم نے جو کھیل کھیلا ہے، جمہوریت کے خلاف جو سازش کی ہے، آپ کی پشت

پر جو بھی ہیں، اندر رہیں گے تو بھی مرے گے، باہر آئیں گے تو بھی مرے گے اور یہ جمہوری قوتیں جو ہیں، وہ زندہ رہیں گی۔ (تالیاں) بڑی مہربانی، شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ میاں افتخار صاحب۔ میں تمام معزز اراکین سے معذرت کرتا ہوں جو اس موضوع یعنی ملک کی موجودہ صورتحال پر بولنا چاہتے تھے لیکن وقت کی کمی کیوجہ سے اور آپ کے معزز پارلیمانی لیڈرز نے آپ کی اسمبلی کا جمہوریت کی بقاء کیلئے جو Proper message دینا تھا، وہ حق آپ کے پارلیمانی لیڈرز نے ادا کیا تو آپ سے اس معذرت کیساتھ دوبارہ معذرت چاہتا ہوں کہ آپ کو موقع نہ مل سکا۔ ٹائمنگ آپ کو تھوڑا بعد میں، پارلیمانی لیڈرز کو پہلے چاہیے تھا، آپ مجھے انفارم کرتے Anyhow بہت بہت شکریہ۔

The Sitting is adjourned till 03:00 pm of Friday afternoon, 18<sup>th</sup> January, thank you.

---

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 18 جنوری 2013ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)